وطن اور وطن سے دور بسنے والوں کی حقیقی اور مؤثر آواز
www.dailywatanvoice.com
Email:watanvoicedigital@gmail.com Cell:+923175526830
Daily WATAN VOICE Digital
روزنامہ
وطن وائس
ڈیجیٹل
ایڈیٹر: ارسلان معروف
چیف ایڈیٹر: چوہدری معروف حسین
جلد نمبر:2 پیر 26 اکتوبر 2026، 13 جمادی الاول 1448ھ صفحات 4 قیمت 20 روپے شمارہ نمبر:8

آزاد حکومت کا 79 واں یوم تاسیس قومی جوش و جذبہ کیساتھ منایا گیا

24 اکتوبر ہماری قومی تاریخ کا اہم سنگِ میل، پاکستان کے ساتھ غیر متزلزل وابستگی کی روشن علامت ہے، آزادی، قومی تشخص کیلئے کشمیری عوام کی جدوجہد کی یاد دلاتا ہے

پاکستان کشمیری عوام کی امیدوں، امنگوں اور جدوجہد کا اہم مرکز، مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل اقوامِ متحدہ کی متعلقہ قراردادوں اور عوام کی خواہشات کے مطابق ہونا چاہیے

قومی اتحاد، جمہوری اقدار اور عوامی حقوق کا تحفظ مستحکم معاشرہ کی بنیاد ہیں، جنہیں مضبوط بنا کر ہی عوام کی امنگوں کے مطابق روشن مستقبل کی راہ ہموار ممکن ہے

اسلام آباد، جہلم ویلی، نیلم، میرپور، کوٹلی، سماہنی، پلندری، نکیال، بھمبر (نمائندگان) آزاد جموں و کشمیر بھر کی طرح ضلع جہلم ویلی میں بھی آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر کا 79 واں یوم تاسیس قومی جوش و جذبے، عقیدت و احترام اور تحریکِ آزادی کشمیر کی تکمیل کے عزم کی تجدید کے ساتھ منایا گیا۔ اس سلسلے میں ضلعی ہیڈکوارٹر میں مرکزی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں ڈپٹی کمشنر جہلم ویلی عفت اعظم اور ایس پی عطاء الرحمان نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی اور پرچم کشائی کی۔ اس موقع پر پولیس کے چاق و چوبند دستے نے سلامی پیش کی، جبکہ طلبہ و طالبات نے ملی نغمے پیش کیے۔ تقریب میں آزاد جموں و کشمیر اور پاکستان کے قومی ترانے بھی پیش کیے گئے، یوم تاسیس کے موقع پر دن کا آغاز نمازِ فجر کے بعد مساجد میں خصوصی دعاؤں سے ہوا۔ اس موقع پر مقبوضہ جموں و کشمیر کی آزادی، پاکستان کی سلامتی و استحکام اور شہدائے کشمیر کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کی گئی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ 24 اکتوبر 1947ء آزاد کشمیر کی تاریخ کا ایک اہم دن ہے، جو ہمارے اسلاف کی لازوال قربانیوں، عزم و استقلال اور جدوجہد آزادی کی یاد دلاتا ہے۔ آزاد خطے کا قیام ان قربانیوں کا ثمر ہے جنہیں کشمیری قوم ہمیشہ یاد رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے آباؤ اجداد نے آزادی کی جو شمع روشن کی، اسے منزلِ مقصود تک پہنچانا موجودہ نسل کی قومی ذمہ داری ہے۔ مقررین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام کو حقِ خودارادیت ملنے تک کشمیریوں کی جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے شہدائے تحریکِ آزادی اور غازیوں کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی قربانیاں کشمیری قوم کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ مقررین نے مسئلہ کشمیر کے منصفانہ اور پُرامن حل کے لیے اتحاد، یکجہتی (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 12)

شہباز شریف

نہار طلبہ پاکستان کی خوشحالی میں کردار ادا کرینگے

ماضی میں مسلم لیگ ن کے دور حکومت میں نواز شریف کی قیادت میں گلگت بلتستان، آزاد کشمیر اور ملک بھر کے چھ لاکھ نوجوانوں کو قابلیت اور میرٹ کی بنیاد لیپ ٹاپ دیئے گئے، 72 دانش سکول زیر تعمیر ہیں

شاندار ڈیوائس کی بدولت طلباء و طالبات دنیا میں قابلیت اور ذہانت میں کسی سے پیچھے نہیں ہوں گے، کلاس روم میں سمارٹ بورڈ اور سکولوں میں ای لائبریریز کی سہولت ہوگی، تعلیم کے ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں کیلئے سہولیات میسر ہوں گے

ٹی ٹی کیئر کی جانب سے پانچ لاکھ کروم بکس کی فراہمی ڈیجیٹل سہولت کی جانب اہم قدم ہے، رانا مشہود، پاکستان بدلتے تعلیمی تقاضوں کو مدنظر رکھ کر نوجوانوں کیلئے اقدامات اٹھا رہا ہے، ڈاکٹر خالد مقبول صدیقی، طلبہ پاکستان کی ترقی کے خواہش مند ہیں، راشد منہاس

اسلام آباد (سی ایم لنکس) وزیراعظم محمد شہباز شریف نے ملک بھر کے سرکاری سکولوں اور مدارس کے پانچ لاکھ ہونہار طالب علموں کو کروم بکس کی فراہمی کا اجرا کرتے ہوئے کہا ہے کہ جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو کر یہ طلباء و طالبات پاکستان کی ترقی اور خوشحالی میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے، قوم کے نوجوانوں کو بااختیار بنانے کیلئے جس قدر وسائل درکار ہوئے، وہ فراہم کریں گے، تعلیم ایک ایسی دولت ہے جسے چوری نہیں کیا جا سکتا، تعلیم انسان کو معاشرے میں ممتاز بناتی ہے، دو سال میں پانچ لاکھ طالب علموں تک یہ کروم بکس پہنچائیں گے۔ اتوار کو یہاں کنونشن سنٹر اسلام آباد میں ملک بھر کے سکولوں اور مدارس کے پانچ لاکھ ہونہار طلباء و طالبات کو کروم بکس اور انٹرنیٹ کی فراہمی کے اجراء کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تقریب میں غیر ملکی مہمان بھی موجود ہیں جن کا خیر مقدم کرتے ہیں جو نوجوانوں کو بااختیار بنانے کی اس تقریب میں شریک ہوئے۔ وزیراعظم نے کہا کہ صرف اور صرف قابلیت اور محنت کی بنیاد پر تعلیمی اداروں اور مدارس کے طلباء و طالبات میں یہ کروم بکس تقسیم کی جا رہی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ انہیں کروم بکس اور کتابوں کیلئے بیگ اور انٹرنیٹ مائی فائی بھی (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 2)


اسلام آباد: صدر آزاد کشمیر ڈاکٹر نجیب خان، چوہدری جاوید اختر کے والد چوہدری لال حسان کی 12 ویں برسی پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں


اسلام آباد: زیر اعظم شہباز شریف طلباء و طالبات کو کروم بکس کی فراہمی کی افتتاحی تقریب میں ایک بچی کے سر پر دست شفقت رکھ رہے ہیں

پاکستان میں ایل پی جی کی سپلائی بحال، بحران ٹل گیا

گبر ریمدان بارڈر سے 3 سے 4 ہزار ٹن گیس مارکیٹ میں آنے کا امکان

فی کلو قیمت میں 70 روپے تک کمی کی توقع، پورٹ قاسم پر بھی جہاز پہنچ گئے

درآمدی سپلائی میں اضافے سے ملک میں گیس کی دستیابی بہتر ہونے کی توقع

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) ملک بھر میں ایل پی جی کے شدید بحران اور بلند ترین قیمتوں کے بعد گیس کی فراہمی بہتر ہونے اور قیمتوں میں نمایاں کمی کی امید پیدا ہوگئی ہے۔ پاک ایران سرحد پر پھنسے ایل پی جی کے باؤزرز کی کلیئرنس اور پورٹ قاسم پر بحری (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 3)

سکیورٹی فورسز کا قلعہ سیف اللہ میں آپریشن، فتنہ الخوارج کا کمانڈر ہلاک

عادل شاہ عرف درویش کے سر کی قیمت 25 لاکھ روپے مقرر تھی، سکیورٹی ذرائع

کوئٹہ (نیوز ایجنسیاں) بلوچستان میں سکیورٹی فورسز کی آپریشن ردالفتنہ 3 کے تحت کارروائیاں جاری ہیں، قلعہ سیف اللہ میں آپریشن کے دوران فتنہ الخوارج کا دہشت گرد کمانڈر عادل شاہ عرف درویش ہلاک ہوگیا۔ سکیورٹی ذرائع کا کہنا ہے کہ عادل شاہ دسمبر 2020 سے فتنہ الخوارج سے وابستہ تھا، 2024 سے دہشت گرد گروہ (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 4)

پاکستان اور چین کا اسٹریٹجک تعاون مزید مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال

دونوں ملکوں میں مختلف شعبوں میں تعاون جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) پاکستان میں چین کے سفیر جیانگ زیڈونگ نے نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار سے ملاقات کی، جس میں (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 5)

آصفہ بھٹو زرداری کی یوم اقوام متحدہ کی تقریب میں شرکت

کراچی کے یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر میں مختلف اداروں کے اسٹالز کا بھی دورہ

کراچی (بیورو رپورٹ) خاتونِ اول آصفہ بھٹو زرداری نے کراچی کے یوتھ ڈویلپمنٹ سینٹر میں یوم اقوامِ متحدہ کے سلسلے میں منعقدہ تقریب میں شرکت (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 15)

پاکستان اور قطر کا تجارت و سرمایہ کاری بڑھانے پر اتفاق

مشترکہ ٹاسک فورس کا دوسرا اجلاس، سرمایہ کاری مزید مضبوط بنانے کا عزم

دوحہ (مانیٹرنگ ڈیسک) پاکستان اور قطر نے دوطرفہ تجارت، سرمایہ کاری اور اقتصادی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ اس حوالے سے پاکستان قطر مشترکہ ٹاسک فورس کا دوسرا اجلاس دوحہ میں منعقد ہوا، جس کی مشترکہ صدارت وفاقی وزیر تجارت جام کمال خان اور قطر کے وزیر مملکت برائے امورِ خارجہ تجارت ڈاکٹر احمد بن محمد (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 16)

سفارتی اور دفاعی کامیابیوں کو معاشی ترقی میں تبدیل کرنا ضروری ہے

سردار مسعود

سفارتی اہمیت اور دفاعی شراکت داریوں کو پائیدار امن، علاقائی تعاون اور ترقی کے فروغ کیساتھ مربوط کرنا ضروری ہے

پاکستان، ترکیہ، قطر اور انڈونیشیا کے درمیان دفاعی تعاون مسلم ممالک میں خود انحصاری کے فروغ کی جانب اہم پیش رفت ہے

خلیجی ممالک، وسطی ایشیا، ترکیہ اور وسیع تر مشرقِ وسطیٰ کے ساتھ تجارتی روابط بھی وسعت دینا ہوں گے، سابق صدر

اسلام آباد (خبر نگار) امریکہ، چین اور اقوام متحدہ میں پاکستان کے سابق سفیر اور آزاد جموں و کشمیر کے سابق صدر سردار مسعود خان نے کہا ہے کہ پاکستان کی بڑھتی ہوئی سفارتی اہمیت اور دفاعی شراکت داریوں کو پائیدار امن، علاقائی تعاون اور معاشی ترقی کے فروغ کے ساتھ مربوط کرنا ضروری ہے تاکہ عالمی سطح پر ملک کا مقام مزید مستحکم ہو سکے۔ اپنے ایک ٹی وی انٹرویو میں انہوں نے بھارت کی داخلی صورتحال، خطے کو درپیش چیلنجز، مسلم ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے تعاون اور پاکستان کے بدلتے ہوئے سفارتی و تزویراتی (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 6)

یومِ تاسیس اسلاف کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے، شاہ بانو ظفر

آزاد کشمیر کی تعمیر و ترقی، خوشحالی اور استحکام کیلئے اپنا کردار ادا کرتے رہینگے

میرپور (بیورو رپورٹ) لیڈی کونسلر محترمہ شاہ بانو ظفر نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر کا یومِ تاسیس ہمارے لیے تاریخی اہمیت کا حامل دن ہے، جو تحریکِ آزادی کشمیر کے اکابرین کی جدوجہد، قربانیوں اور عزم کی یاد دلاتا ہے۔ 24 اکتوبر 1947ء ہماری قومی تاریخ کا اہم سنگِ میل ہے، جب آزاد حکومتِ ریاست جموں و کشمیر کا قیام عمل میں آیا۔ (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 14)

سربراہ راٹھور خاندان ممتاز کاروباری و سماجی شخصیت عزیز راٹھور انتقال کر گئے

گولڈ میڈلسٹ رہنما شیخ فضل الٰہی راٹھور کے فرزند بائی قبرستان میں سپرد خاک

نماز جنازہ میں؛ تاجروں، سول سوسائٹی کی بڑی تعداد میں شرکت

کوٹلی (نقاش چغتائی سے) کوٹلی کے راٹھور خاندان کے سربراہ، ممتاز کاروباری و سماجی شخصیت عزیز احمد راٹھور انتقال کر گئے۔ مرحوم اپنی ہردلعزیز شخصیت، کاروباری و سماجی شناخت اور خاندان میں بزرگ کی حیثیت سے نمایاں مقام رکھتے تھے۔ ان کے انتقال سے راٹھور خاندان ایک شفیق بزرگ سے محروم ہوگیا، جبکہ کوٹلی کی سماجی و کاروباری زندگی سے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 7)


کراچی: خاتون اول بی بی آصفہ بھٹو اقوام متحدہ کے نمائندوں سے ملاقات کر رہی ہیں

جماعت اسلامی خواتین اسلام آباد کے زیر اہتمام تربیتی کیمپ

حافظ نعیم الرحمن نے مہنگائی کیخلاف آواز اٹھا کر اسلامی انقلاب کا مطلب سمجھا دیا امت مسلمہ جو اجنبی ہو چکی تھی، اہل غزہ نے اسے دوبارہ پہچان دی: ڈاکٹر حمیر اطارق

اسلام آباد (خصوصی رپورٹر) حلقہ خواتین جماعت اسلامی اسلام آباد کے زیر اہتمام اراکین نو کیلئے دو روزہ تربیتی کیمپ کا آغاز گزشتہ روز الفلاح قرآن انسٹیٹیوٹ میں ہوا۔ جس کے پہلے روز تربیتی سیشن کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا، سیکرٹری جنرل حلقہ خواتین جماعت اسلامی پاکستان ڈاکٹر حمیرا (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 9)

یوم تاسیس کے حوالے سے ریسکیو 1122 میرپور میں تقریب

میرپور (بیورو رپورٹ) یوم تاسیس کے موقع پر ریسکیو 1122 میرپور کی تقریب، معرکہ حق میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات میں تعریفی اسناد اور (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 8)

رٹھو پل کا مقصد سفری سہولت معاشی سرگرمیوں کو فروغ دینا ہے

یاسر سلطان

پل سرکاری حکام اور بیوروکریسی کے استعمال کیلئے کھولا جا سکتا ہے تو عام شہریوں کو سہولت سے محروم رکھنے کا کوئی جواز نہیں بنتا

منصوبے کا بنیادی مقصد عوام کو سفری سہولت فراہم کرنا، آمدورفت کو آسان بنانا اور علاقے کی معاشی و سماجی سرگرمیوں کو فروغ دینا ہے

عوامی حقوق پر شب خون مارنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی، رٹھو عہ ہریام پل کو بلا تاخیر سفری سہولت کے منتظر عوام کیلئے کھولا جائے

میرپور (خبر نگار) سابق وزیر و ممبر قانون ساز اسمبلی آزاد کشمیر چوہدری یاسر سلطان نے رٹھو عہ ہریام پل کو عام عوام کے لیے نہ کھولنے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت فوری طور پر پل کو عوامی آمدورفت کے لیے کھولے اور افتتاح کے نام پر پیش کیے جانے والے مختلف عذر ختم کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر پل سرکاری حکام اور بیوروکریسی کے استعمال کے لیے کھولا جا سکتا ہے تو عام شہریوں کو اس سہولت سے محروم رکھنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ چوہدری یاسر سلطان نے کہا کہ رٹھو عہ ہریام پل ایک اہم عوامی (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 17)


اسلام آباد: وزیر سرمایہ کاری قیصر احمد شیخ سے امریکی ناظم الامور نتالی اے بیکر ملاقات کر رہی ہیں

موٹروے پولیس کی ماہ ستمبر میں 1 لاکھ 67 ہزار مسافروں کو مدد فراہم

33 گمشدہ بچوں کو والدین سے ملوایا، 20 ملزمان گرفتار، 7 چوری شدہ گاڑیاں برآمد

چرس اور افیون برآمد، لاکھوں روپے کے زیورات اور موبائل فونز اصل مالکان کے حوالہ

چوہدری الطاف تھوتھال چوکی قبرستان میں سپرد خاک

میرپور (بیورو رپورٹ) چوہدری محمد الطاف اچانک انتقال کر گئے مرحوم کو سینے میں تکلیف ہوئی جس کے بعد انھیں ہسپتال لے جایا گیا مگر جانبر نہ ہو سکے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 18)

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) نیشنل ہائی ویز اینڈ موٹروے پولیس نے ستمبر 2026 کے دوران عوامی خدمت، تحفظ سفر، روڈ سیفٹی اور قانون کے نفاذ کے حوالے سے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ موٹروے پولیس نے دوران سفر ایک لاکھ 67 ہزار سے زائد مسافروں کو بروقت امداد فراہم کی، جبکہ گمشدہ بچوں کو (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 19)


مظفر آباد: انفارمیشن سروسز اکیڈمی آف پاکستان کے وفد کے ہمراہ تاریخی ریڈ فورٹ قلعہ کے دورے محکمہ سیاحت کے حکام اور دیگر کا گروپ فوٹو

شکر پٹیاں سے سیری درہ جانیوالی مسافر جیپ کھائی میں جا گری، 7 افراد جاں بحق

جاں بحق افراد کی شناخت ڈرائیور عبدالحمید، محمد خالد، شفاعت حسن، فیاض احمد، سعد ریاض، اعظم ریاض اور افتخار احمد کے ناموں سے ہوئی

پہاڑی راستوں پر گہری کھائیوں کے کنارے حفاظتی دیواروں اور دیگر حفاظتی انتظامات کی عدم موجودگی انسانی جانوں کیلئے سنگین خطرہ بن چکی

المناک واقعات کی روک تھام کیلئے سیری درہ روڈ سمیت دیگر خطرناک پہاڑی راستوں پر حفاظتی دیواروں کی تعمیر، سڑکوں کی مرمت اور حفاظتی اقدامات یقینی بنائے جائیں، عوامی حلقوں کا مطالبہ

مظفر آباد (خبر نگار) آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد کے نواحی علاقے پوڈیمار کے مقام پر ایک افسوسناک حادثے میں مسافر جیپ تقریباً ایک ہزار فٹ گہری کھائی میں جا گری، جس کے نتیجے میں ڈرائیور سمیت گاڑی میں سوار تمام سات افراد جاں بحق ہو گئے۔ جاں بحق ہونے والوں میں دو سگے بھائی بھی شامل ہیں۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی علاقے میں فضا سوگوار ہو گئی۔ سٹی پولیس مظفر آباد کی جانب سے جاری کردہ رپورٹ کے مطابق مسافر جیپ شکر پٹیاں سے سیری درہ جا رہی تھی کہ پوڈیمار کے مقام پر موڑ کاٹتے ہوئے (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 1)


مظفر آباد: وزیر اعظم آزاد کشمیر بیرسٹر افتخار گیلانی کے ہمراہ ملاقات کرنے والے وفد کا گروپ فوٹو

دارالحکومت اسلام آباد میں بلدیاتی انتخابات کے حوالہ سے کارنر میٹنگ

صدر PYO عدنان شاہ کاظمی، سینئر رہنما چوہدری یوسف و دیگر کی شرکت

بلدیاتی انتخابات میں عوامی رابطوں اور سیاسی سرگرمیوں کو اہمیت دی جاتی ہے

اسلام آباد (سٹی رپورٹر) وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں بلدیاتی انتخابات کے حوالے سے کارنر میٹنگ کا انعقاد کیا گیا، جس میں پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنماؤں اور کارکنوں نے شرکت کی۔ کارنر میٹنگ کا مقصد بلدیاتی انتخابات کے حوالے سے سیاسی سرگرمیوں اور تنظیمی معاملات پر تبادلہ خیال کرنا تھا۔ اس موقع پر پیپلز یوتھ آرگنائزیشن کی تنظیمی سرگرمیوں اور نوجوان کارکنوں کی سیاسی عمل میں شرکت کی اہمیت بھی زیر بحث آئی (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 11)


مظفر آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی مظفر آباد کی مرکزی سڑک خستہ حالی کا شکار ہے

ماں جیسی عظیم ہستی کا دنیا میں کوئی نعم البدل نہیں، وزیر اعلیٰ جی بی

وزیر اعلیٰ جی بی امجد حسین، پی آئی او رئیسہ عادل کا سردار شوکت سے اظہار تعزیت

ماں کی دعائیں اور قربانیاں انسان کی زندگی کا قیمتی سرمایہ ہوتی ہیں، رئیسہ عادل

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان امجد حسین ایڈووکیٹ اور پرنسپل انفارمیشن آفیسر (پی آئی او) رئیسہ عادل نے سینئر صحافی اور روزنامہ اسلام آباد ٹوڈے کے چیف ایڈیٹر سردار شوکت محمود خان سے ان کی والدہ کے انتقال پر دلی تعزیت اور افسوس کا اظہار کیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان امجد حسین ایڈووکیٹ نے سردار شوکت محمود خان اور (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 13)

ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی ہاؤسنگ سکیم کی خستہ حال روڈ حکام کی چشم پوشی

ڈویلپمنٹ اتھارٹی مظفر آباد ہاؤسنگ اسکیم کی سڑکیں بھی بدترین خستہ حالی کا منظر پیش کر رہی ہیں، 100 روزہ پلان سے باہر کیوں؟

دفتر کی مرکزی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، ہاؤسنگ اسکیم کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کو بھی ترجیحی بنیادوں پر پلان کا حصہ بنایا جائے

دیگر ترقیاتی منصوبوں میں بدترین خستہ حالی کا ہاؤسنگ اسکیم کی سڑکیں بھی 100 روزہ پلان میں شامل کیا جائے، وزیر اعظم سے مطالبہ

مظفر آباد (خبر نگار) ڈویلپمنٹ اتھارٹی مظفر آباد کے دفتر کی مرکزی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، ہاؤسنگ اسکیم کی سڑکیں بھی بدترین خستہ حالی کا منظر پیش کر رہی ہیں۔ سڑکوں کی تباہ حال حالت متعلقہ ذمہ داران کی کارکردگی پر سوالیہ نشان بن گئی ہے، مگر تاحال بہتری کے لیے مؤثر اقدامات سامنے نہیں آ سکے۔ عوامی حلقوں نے وزیر اعظم آزاد کشمیر افتخار گیلانی سے پُرزور مطالبہ کیا ہے کہ جس طرح دیگر ترقیاتی منصوبوں کو 100 روزہ پلان میں شامل کیا جا رہا ہے، اسی طرح ڈویلپمنٹ اتھارٹی دفتر اور ہاؤسنگ اسکیم کی سڑکوں کی (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 10)

کراچی: خاتون اول بی بی آصفہ بھٹو اقوام متحدہ کے نمائندوں سے ملاقات کر رہی ہیں

جماعت اسلامی خواتین اسلام آباد کے زیر اہتمام تربیتی کیمپ

حافظ نعیم الرحمن نے مہنگائی کیخلاف آواز اٹھا کر اسلامی انقلاب کا مطلب سمجھا دیا

امت مسلمہ جو اجنبی ہو چکی تھی، اہل غزہ نے اسے دوبارہ پہچان دی: ڈاکٹر حمیر اطارق

اسلام آباد (خصوصی رپورٹر) حلقہ خواتین جماعت اسلامی اسلام آباد کے زیر اہتمام اراکین نو کیلئے دو روزہ تربیتی کیمپ کا آغاز گزشتہ روز الفلاح قرآن انسٹیٹیوٹ میں ہوا۔ جس کے پہلے روز تربیتی سیشن کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا، سیکرٹری جنرل حلقہ خواتین جماعت اسلامی پاکستان ڈاکٹر حمیرا (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 9)

یوم تاسیس کے حوالے سے ریسکیو 1122 میرپور میں تقریب

میرپور (بیورو رپورٹ) یوم تاسیس کے موقع پر ریسکیو 1122 میرپور کی تقریب، معرکہ حق میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات میں تعریفی اسناد اور (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 8)

مظفر آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی مظفر آباد کی مرکزی سڑک خستہ حالی کا شکار ہے

ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی ہاؤسنگ سکیم کی خستہ حال روڈ حکام کی چشم پوشی

ڈویلپمنٹ اتھارٹی مظفر آباد ہاؤسنگ اسکیم کی سڑکیں بھی بدترین خستہ حالی کا منظر پیش کر رہی ہیں، 100 روزہ پلان سے باہر کیوں؟

دفتر کی مرکزی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، ہاؤسنگ اسکیم کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کو بھی ترجیحی بنیادوں پر پلان کا حصہ بنایا جائے

دیگر ترقیاتی منصوبوں میں بدترین خستہ حالی کا ہاؤسنگ اسکیم کی سڑکیں بھی 100 روزہ پلان میں شامل کیا جائے، وزیر اعظم سے مطالبہ

مظفر آباد (خبر نگار) ڈویلپمنٹ اتھارٹی مظفر آباد کے دفتر کی مرکزی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، ہاؤسنگ اسکیم کی سڑکیں بھی بدترین خستہ حالی کا منظر پیش کر رہی ہیں۔ سڑکوں کی تباہ حال حالت متعلقہ ذمہ داران کی کارکردگی پر سوالیہ نشان بن گئی ہے، مگر تاحال بہتری کے لیے مؤثر اقدامات سامنے نہیں آ سکے۔ عوامی حلقوں نے وزیر اعظم آزاد کشمیر افتخار گیلانی سے پُرزور مطالبہ کیا ہے کہ جس طرح دیگر ترقیاتی منصوبوں کو 100 روزہ پلان میں شامل کیا جا رہا ہے، اسی طرح ڈویلپمنٹ اتھارٹی دفتر اور ہاؤسنگ اسکیم کی سڑکوں کی (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 10)

نوسر باز لین دین کا ضلعی عہدیدار ارقم نصیر پولیس کا مہمان بن گیا

ملزم ارقم نصیر پر کاروباری لین دین کے نام پر 25 لاکھ 70 ہزار کے بوگس چیک دینے کا الزام، تھانہ سٹی میں مقدمہ درج

افضل پور کے رہائشی محمد ابراہیم ولد چوہدری لال دین سے نوسر باز ملزم ارقم نصیر نے کاروباری لین دین کے نام پر 25 لاکھ 70 ہزار لیے

مبینہ مالی بے ضابطگیوں کے تمام پہلوؤں کی شفاف تحقیقات کی جائیں اور دیگر متاثرہ افراد کی شکایات کا قانون کے مطابق جائزہ لیا جائے

میرپور (بیورو رپورٹ) مسلم لیگ ن کا ضلعی عہدیدار نوسر بازی کے الزام میں پولیس کا مہمان بن گیا ملزم پر کاروباری لین دین کے نام پر 25 لاکھ 70 ہزار روپے لینے اور مبینہ طور پر بوگس چیک دینے کا الزام، تھانہ سٹی میں مقدمہ درج، ملزم گرفتار، افضل پور کے رہائشی محمد ابراہیم ولد چوہدری لال دین کی درخواست پر تھانہ سٹی میرپور پولیس نے مبینہ طور پر کاروباری لین دین کے نام پر لاکھوں روپے ادھار لینے اور رقم کی واپسی کے لیے دیے گئے چیک کیش نہ ہونے پر ارقم نصیر ولد نصیر احمد ساکن سیکٹر بی بلاک کے خلاف زیر دفعہ 489-F (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 20)


اسلام آباد: ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سید الل خان سے ممبر آزاد کشمیر اسمبلی سحرش قمر ملاقات کر رہی ہیں

وطن اور وطن سے دور بسنے والوں کی حقیقی اور موثر آواز
Email:watanvoicedigital@gmail.com Cell:+923175526830
روزنامہ
Daily WATAN VOICE Digital
وطن وائس
ڈیجیٹل
چیف ایڈیٹر: چوہدری معروف حسین
پیر 26 اکتوبر 2026

اُمتِ مسلمہ اختلافات پر قابو پائے

پاکستان کے فیلڈ مارشل عاصم منیر ایران کے اعلیٰ حکام سے بات چیت کے لئے منگل کو تہران پہنچے۔ وزیر داخلہ محسن نقوی بھی اُن کے ہمراہ تھے۔ اُنہوں نے تہران میں ایران کے صدر مسعود پزشکیان، ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی اور ایرانی پارلیمان کے سپیکر باقر قالیباف کے علاوہ دیگر اہم عہدیداروں سے ملاقاتیں کیں۔ ایک ملاقات میں باقر قالیباف کا کہنا تھا کہ ایران کی طرف سے امریکہ کو پیش کی گئی سات شرائط پوری ہونے تک امریکہ ایران کا اعتماد حاصل نہیں کرسکتا۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے بتایا کہ فیلڈ مارشل عاصم منیر کے ساتھ ہونے والی بات چیت میں مذاکرات سے متعلق امور زیر بحث آئے لیکن زیادہ تر توجہ دوطرفہ تعلقات، روابط اور تعاون کو فروغ دینے پر مرکوز رہی۔ اطلاعات کے مطابق دورے کا تعلق ایران اور امریکہ کے درمیان مذاکرات سے بھی تھا تاہم اِس کا بنیادی مقصد پاکستان اور ایران کے دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانا اور تعاون میں اضافہ کرنا ہے۔ یاد رہے کہ امریکہ ایران جنگ کے دوران فیلڈ مارشل عاصم منیر کا تہران کا یہ چوتھا سرکاری دورہ ہے۔ وہ ستمبر کے آغاز میں بھی ایران گئے تھے جہاں اُنہوں نے صدر مسعود پزشکیان، سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے سیکرٹری محسن رضائی، پارلیمان کے سپیکر محمد باقر قالیباف، وزیر خارجہ عباس عراقچی اور وزیر داخلہ سکندر مومنی سے ملاقاتیں کی تھیں۔ اسلام آباد، تہران اور واشنگٹن کے درمیان دباؤ اور کشیدگی کو کم کرنے کے لئے ایک متحرک، پُرعزم اور مرکزی ثالث کا کردار ادا کر رہا ہے۔

عالمی منظر نامے پر نظر ڈالیں تو ایک تکلیف دہ حقیقت نظر آتی ہے، مسلم ممالک کی باہمی کشیدگی بڑھ رہی ہے، خطہ عدم استحکام کا شکار ہے، اِس صورتِ حال کا سب سے زیادہ فائدہ اسرائیل کو پہنچ رہا ہے کیونکہ فلسطینیوں کی آواز اِن تنازعات کے شور میں دب گئی ہے۔ اسرائیلی حکومت اور اِس کے حامی مسلم ممالک کے اختلافات سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں، اسرائیل سائیڈ پر کھڑا ہو کر مسکرا رہا ہے، امریکہ دور بیٹھا ہے جبکہ مسلمان ممالک ایک دوسرے کے مقابل اپنی قوت اور وسائل ضائع کر رہے ہیں۔ مسلم دنیا کی توجہ مشترکہ مسائل سے ہٹ کر باہمی محاذ آرائی پر مرکوز ہو کر رہ گئی ہے۔ اسرائیل نے ہمیشہ سے ہی عرب و عجم اور فرقہ وارانہ تقسیم کا فائدہ اُٹھا کر مسلم دنیا کو لڑائی میں اُلجھائے رکھنے کی حکمت عملی اپنائی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ صیہونی طاقتیں اور اُن کے مغربی اتحادی پہلے جنگ مسلط کرتے ہیں اور پھر نام نہاد معاہدے پیش کرتے ہیں جبکہ مسلم ممالک صرف اور صرف نقصان اُٹھاتے ہیں۔

ایران ثالثی اور سفارتی حل کی بات تو کر رہا ہے لیکن اِس پر عملی پیش رفت ہونا بھی ضروری ہے۔ خطے کی دو بڑی طاقتیں ایران اور سعودی عرب صرف رسمی سفارتی تعلقات کی بحالی پر اکتفا نہ کریں بلکہ عملی قدم اُٹھائیں۔ حوثیوں کے معاملے پر سعودی عرب کی خودمختاری کا احترام یقینی بنایا جائے جیسا کہ قطر نے بھی زور دیا ہے اور ساتھ ہی یمن میں مستقل اَمن قائم کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔ دونوں ممالک کو چاہئے کہ وہ گھر کی لڑائی کو بیٹھ کر حل کریں۔ اِس عمل میں خلیجی ممالک، ایران اور دیگر متعلقہ فریقوں کو براہِ راست اور مسلسل رابطہ رکھنا چاہئے۔ مسلم ممالک کو یہ بات سمجھنا ہوگی کہ اِن کے سیاسی اور مسلکی اختلافات، خواہ اپنی جگہ کتنے ہی اہم ہوں، مشترکہ سلامتی اور عوام کے مستقبل سے زیادہ اہم نہیں ہو سکتے۔ ایک دوسرے کے خلاف بیرونی حمایت حاصل کرنے کی کوشش وقتی سہارا تو دے سکتی ہے مگر اِس سے باہمی بداعتمادی مزید بڑھتی ہے اور بیرونی مداخلت کی گنجائش پیدا ہوتی ہے۔ پاکستان نے اَمن اور ثالثی کا پرچم اُٹھا رکھا ہے، اِس کی طرف سے فریقوں کے درمیان رابطے بڑھانے کی کوششوں کو تقویت ملنی چاہئے، خطے کو اِس وقت ایسے رابطوں کی ضرورت ہے جو فاصلے کم کرسکیں۔ تہران کے ساتھ بات چیت اور خلیجی ممالک سے روابط اِسی صورت مؤثر ثابت ہوں گے جب متعلقہ فریق بھی مفاہمت کے لئے آمادگی دکھائیں اور اپنے مؤقف میں ضروری لچک پیدا کریں۔ مسلم دنیا اپنی ترجیحات پر اجتماعی طور پر غور کرے۔ یمن کا اَمن ہو، خلیج کی سلامتی یا ایران اور عرب ممالک کے تعلقات، ہر معاملے میں باہمی احترام، خودمختاری اور عدم مداخلت کو بنیاد بنانا ضروری ہے۔ طویل مدت میں مشترکہ اقتصادی مفادات اور سلامتی کے لئے تعاون کا ایسا لائحہ عمل درکار ہے جو خطے کو بار بار بحران کی طرف جانے سے روک سکے۔ تجارت، سرمایہ کاری، توانائی اور عوامی روابط کے ذریعے تعلقات مضبوط ہوں گے تو اختلافات کی گنجائش کم ہو جائے گی۔ پاکستان اِس عمل کو آگے بڑھانے میں مدد دے سکتا ہے لیکن اَمن کی ذمہ داری کسی ایک ملک پر نہیں ڈالی جاسکتی۔ پاکستان کی ثالثی کو دوسرے مسلم ممالک کا تعاون ملنا چاہئے اور تمام فریقوں کو مذاکرات آگے بڑھانے کے لئے اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہئے۔ اِس جنگ سے صرف خطے کے عوام ہی متاثر نہیں ہو رہے بلکہ پوری دنیا پر اِس کے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ اب ایسے فیصلوں کی ضرورت ہے جو جنگ کا خطرہ کم کریں، اعتماد بحال کریں اور ایک محفوظ، باوقار مستقبل کی اُمید پیدا کریں۔ یہ بات تو طے ہے کہ اختلافات کتنے ہی گہرے ہوں، اُن کو ختم کرنے کے لئے مذاکرات کی میز پر آنا ہی پڑتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ مزید نقصان سے بچا جائے اور بات چیت کا راستہ اختیار کرلیا جائے۔

سلسلہ قرآن کا فرمان

تحریر: ظہیر الدین

سورۃ الاحزاب، آیات 31 تا 34 (حصہ دوم)

گھر سے امت کی تربیت تک: (پاکیزہ کردار، اہلِ بیت کی فضیلت اور وحی کی امانت)

پہلے حصے میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو دنیا کی زینت اور آخرت کی فضیلت کے درمیان انتخاب کا موقع دیا گیا تھا۔ اب قرآن ان کے انتخاب کے تقاضے واضح کرتا ہے۔ فرمایا گیا کہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبردار رہے اور نیک عمل کرے، اسے دوہرا اجر دیا جائے گا اور اس کے لیے باعزت رزق تیار ہے۔ (آیت 31)

یہاں پچھلی آیت کے ساتھ نہایت خوب صورت توازن ہے۔ پہلے خصوصی مقام کے باوجود غلطی پر سخت جواب دہی کی تنبیہ تھی؛ اب اسی خصوصی مقام پر نیکی کے دوہرے اجر کی بشارت ہے۔ گویا اللہ کے ہاں فضیلت صرف اعزاز نہیں، اعزاز کے ساتھ ذمہ داری اور ذمہ داری کے ساتھ اجر بھی ہے۔

اس سے ایک عمومی تربیتی اصول سامنے آتا ہے کہ انسان کو جو صلاحیت، علم، اثر و رسوخ یا ذمہ داری ملی ہے، وہ اس کے لیے خیر کے زیادہ مواقع بھی پیدا کرتی ہے۔ صاحبِ علم اپنی رہنمائی سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا ہے، صاحبِ مال اپنے وسائل سے خیر پھیلا سکتا ہے، اور والدین اپنے کردار سے نئی نسل کی تربیت کر سکتے ہیں۔ صلاحیت جتنی بڑی ہو، اس کے صحیح استعمال کی اہمیت بھی اتنی بڑھ جاتی ہے۔

اس کے بعد ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو بتایا گیا کہ وہ عام عورتوں کی طرح نہیں، بشرطیکہ تقویٰ اختیار کریں۔ یہ امتیاز ان کی مخصوص دینی حیثیت، رسول اللہ ﷺ سے نسبت اور امت کے لیے ان کے کردار سے متعلق ہے۔ پھر گفتگو کے انداز میں ایسی نرمی اور لچک سے بچنے کا حکم دیا گیا جو کسی بیمار نیت رکھنے والے شخص کے لیے غلط امید یا طمع کا سبب بنے، اور معروف، باوقار انداز میں بات کرنے کی ہدایت دی گئی۔ (آیت 32)

یہاں ایک نہایت اہم فرق سمجھنا ضروری ہے۔ قرآن عورت کو گفتگو سے منع نہیں کر رہا، نہ نرم مزاجی یا شائستگی کو بذاتِ خود غلط قرار دے رہا ہے۔ خود ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے دینی مسائل بیان فرمائے، سوالات کے جواب دیے اور امت کی علمی تربیت میں عظیم کردار ادا کیا۔ ممانعت اس مخصوص اندازِ گفتگو کی ہے، جس میں غیر ضروری دل فریبی یا غلط رغبت پیدا کرنے کا پہلو ہو۔ »وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا« اس کی مثبت بنیاد ہے: بات واضح، شائستہ، باوقار اور معروف طریقے سے ہو۔ (آیت 32)

یہ تعلیم آج کے معاشرتی ماحول میں بھی اہم ہے۔ گفتگو بالمشافہ ہو، فون پر ہو یا ڈیجیٹل ذرائع سے، اس میں احترام، سنجیدگی اور حدود کا لحاظ ضروری ہے۔ لیکن اس اصول کو عورتوں کی جائز تعلیم، ملازمت، ضروری معاملات یا علمی گفتگو روکنے کا بہانہ بنانا بھی درست نہیں۔ حیا کا مقصد انسان کی عزت اور تعلقات کی پاکیزگی ہے، اس کی جائز صلاحیتوں کو معطل کرنا نہیں۔

پھر گھروں میں وقار کے ساتھ رہنے اور جاہلیت کے انداز کی بے جا زینت نمائی سے بچنے کی ہدایت دی گئی۔ »وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ« ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے مخصوص مقام کے مطابق گھریلو وقار اور ذمہ داری کو نمایاں کرتا ہے، جبکہ »تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ« ایسی نمایاں آرائش و نمائش سے روکتا ہے جس میں توجہ کھینچنا اور حیا کی حدود کو نظرانداز کرنا مقصود ہو۔ (آیت 33)

اس آیت کو سمجھتے ہوئے سیرت اور عہدِ نبوی ﷺ کے مجموعی شواہد سامنے رکھنا ضروری ہے۔ خواتین مسجد میں حاضر ہوتی تھیں، علم حاصل کرتی تھیں، ضروری معاشرتی معاملات انجام دیتی تھیں اور جائز مواقع پر گھروں سے باہر بھی جاتی تھیں۔ اس لیے اس آیت سے تمام خواتین کے لیے ہر حال میں گھروں سے باہر نکلنے کی مطلق ممانعت اخذ کرنا درست نہیں۔ البتہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی خصوصی حیثیت اور عمومی اسلامی تعلیمات دونوں حیا، وقار اور ذمہ داری کا تقاضا کرتی ہیں۔

اسی آیت میں نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا۔ اس ترتیب میں بھی بڑی حکمت ہے۔ قرآن صرف ظاہری آداب پر اکتفا نہیں کرتا؛ وہ انسان کے باطن کو عبادت سے اور اس کے معاشرتی کردار کو حقوق کی ادائیگی سے جوڑتا ہے۔ نماز اللہ سے تعلق مضبوط کرتی ہے، زکوٰۃ مال کو حقوق اور خیر کے تابع کرتی ہے، اور اطاعت زندگی کے تمام معاملات کو دینی اصولوں سے مربوط کرتی ہے۔ (آیت 33)

پھر فرمایا گیا کہ اللہ چاہتا ہے کہ اہلِ بیت سے رجس کو دور کرے اور انہیں خوب پاکیزہ بنائے۔ »إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا« اس مقام کی نہایت اہم تعبیر ہے۔ سیاق میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے خطاب جاری ہے، اس لیے وہ اس خطاب میں شامل ہیں۔ دوسری طرف صحیح مسلم کی حدیثِ کساء میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بھی اپنی چادر میں جمع فرما کر اہلِ بیت کی نسبت سے دعا فرمائی۔ (آیت 33)

اس طرح اہلِ بیت کے مقام کو سمجھنے میں آیت کا سیاق اور صحیح احادیث دونوں کو سامنے رکھنا چاہیے۔ مختلف مکاتبِ فکر میں اس آیت کی بعض تفسیری تفصیلات پر اختلاف موجود ہے، لیکن اہلِ بیت کی محبت، عزت اور ان کے حقوق کا احترام امت کی مشترک دینی ذمہ داری ہے۔

یہاں تطہیر کا مضمون بھی بہت اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ اہلِ بیت کو پاکیزگی کی تعلیم دے رہا ہے، اور اسی مقصد کے لیے انہیں عبادت، حیا، اطاعت اور بلند کردار کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکیزگی محض خاندانی نسبت کا نام نہیں؛ اس کے ساتھ اللہ کی ہدایت پر عمل اور اخلاقی ذمہ داری بھی وابستہ ہے۔

آخری آیت میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو حکم دیا گیا کہ ان کے گھروں میں اللہ کی جو آیات اور حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں، انہیں یاد رکھیں اور آگے پہنچائیں۔ »وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ« میں نبوی گھرانے کی ایک عظیم علمی ذمہ داری سامنے آتی ہے۔ (آیت 34)

یہ گھر صرف رسول اللہ ﷺ کی نجی زندگی کا مرکز نہیں تھے؛ یہ امت کے لیے علم، سنت اور عملی تربیت کے اہم مراکز بھی تھے۔ خصوصاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبادات، خاندانی زندگی، اخلاق اور فقہی مسائل سے متعلق علم کی ترسیل میں غیر معمولی خدمت انجام دی۔ ان کے ذریعے امت کو نبوی زندگی کے ایسے پہلو معلوم ہوئے جن تک عام صحابہ کی براہِ راست رسائی ممکن نہ تھی۔

یہاں خواتین کی دینی علمی خدمات کی اہمیت بھی پوری قوت سے سامنے آتی ہے۔ قرآن نے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو محض نجی عبادت کا حکم نہیں دیا، بلکہ وحی اور حکمت کی حفاظت و یاد دہانی کی ذمہ داری بھی عطا فرمائی۔ اسلامی تاریخ میں خواتین کی علمی شرکت اور دینی تربیت کے لیے یہ ایک نہایت مضبوط بنیاد ہے۔

آیت کا اختتام اللہ کی دو صفات لطیف اور خبیر پر ہوتا ہے۔ وہ انسان کے ظاہر و باطن، نیت اور عمل کی باریکیوں سے پوری طرح واقف ہے۔ اس کی ہدایت انسانی زندگی کی لطیف ضرورتوں کو بھی ملحوظ رکھتی ہے۔ گھر کی گفتگو، لباس، تعلقات، عبادات اور علمی ذمہ داری یہ سب بظاہر الگ الگ امور ہیں، مگر اللہ کی حکمت انہیں ایک مربوط اخلاقی نظام میں جمع کرتی ہے۔ (آیت 34)

یوں اس حصے میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے مخصوص احکام سے ایک وسیع تربیتی حقیقت سامنے آتی ہے: گھر صرف رہائش کی جگہ نہیں، بلکہ ایمان، اخلاق، علم اور آنے والی نسلوں کے کردار کی تعمیر کا مرکز ہے۔

جس گھر میں اللہ کی یاد، باہمی احترام، حقوق کی ادائیگی، پاکیزہ گفتگو اور علم کی قدر موجود ہو، وہ محض ایک خاندان کو نہیں سنوارتا، بلکہ معاشرے کی اصلاح میں بھی حصہ ڈالتا ہے۔

اصل پاکیزگی صرف ظاہری وضع قطع میں نہیں، بلکہ نیت، گفتگو، کردار، عبادت اور معاملات کے اس حسن میں ہے جو انسان کو اللہ کے قریب اور دوسروں کے لیے باعثِ خیر بنا دے۔

سورۃ الاحزاب، آیات 31 تا 34، رکوع 4، حصہ دوم

پاکستان کی معیشت: شرحِ سود اور درپیش چیلنجز



تحریر: محمد امانت اللہ

پاکستان کی معیشت اس وقت کئی اہم چیلنجز سے دوچار ہے۔ معاشی ترقی کی رفتار، مہنگائی، توانائی کی قیمتیں، برآمدات میں مسابقت اور سرمایہ کاری کا ماحول ایسے عوامل ہیں جو ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان حالات میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی مالیاتی پالیسی اور شرحِ سود سے متعلق فیصلے خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔

عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں اضافہ اور توانائی کی رسد میں رکاوٹیں پاکستان جیسے درآمدات پر انحصار کرنے والے ملک کے لیے مشکلات پیدا کر سکتی ہیں۔ بجلی اور گیس کی بلند قیمتیں، ٹیکسوں کا بوجھ اور مہنگے قرضے صنعتی پیداواری لاگت بڑھاتے ہیں، جس سے پاکستانی مصنوعات کی عالمی منڈی میں مسابقت متاثر ہوتی ہے۔

ٹیکسٹائل کا شعبہ پاکستان کی برآمدات میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس شعبے کی مشکلات براہِ راست روزگار، زرمبادلہ اور مجموعی معاشی سرگرمیوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ تاہم صنعتی یونٹوں کی بندش اور معاشی ترقی کی شرح کے بارے میں درست صورتِ حال جاننے کے لیے مستند اعداد و شمار کا جائزہ ضروری ہے۔

افغانستان اور ایران کے ساتھ سرحدی تجارت پاکستان کی معیشت کے لیے اہم ہے۔ سرحدی بندشوں یا تجارتی رکاوٹوں سے زرعی مصنوعات کی ترسیل متاثر ہو سکتی ہے، جس کے نتیجے میں کسانوں، تاجروں اور ٹرانسپورٹرز کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہوتا ہے۔

اسی طرح توانائی کی درآمدات میں رکاوٹیں قیمتوں اور رسد پر دباؤ بڑھا سکتی ہیں۔ قومی سلامتی کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے قانونی تجارت کے تسلسل اور ہمسایہ ممالک کے ساتھ مؤثر رابطے برقرار رکھنا ضروری ہے۔

سیاسی استحکام، قانون کی حکمرانی اور امن و امان کسی بھی ملک میں سرمایہ کاری کے بنیادی تقاضے ہیں۔ دہشت گردی، بھتہ خوری اور کاروباری عدم تحفظ سرمایہ کاروں کے اعتماد کو متاثر کر سکتے ہیں۔

حکومت کی سکیورٹی پالیسی اور متعلقہ شخصیات سے ملاقاتوں کا جائزہ بھی شواہد اور حقائق کی بنیاد پر لیا جانا چاہیے۔ کسی ملاقات یا سیاسی اقدام کی بنیاد پر حکومت کے مقاصد کے بارے میں حتمی نتیجہ اخذ کرنے کے لیے ٹھوس شواہد ضروری ہیں۔

پاکستان کو سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے شفاف قوانین، کاروباری تحفظ اور پالیسیوں میں تسلسل یقینی بنانا ہوگا۔

اسٹیٹ بینک کے لیے بنیادی چیلنج مہنگائی پر قابو پانے اور معاشی سرگرمیوں کو برقرار رکھنے کے درمیان توازن قائم کرنا ہے۔

شرحِ سود میں اضافہ مہنگائی کے دباؤ کو کم کرنے میں مدد دے سکتا ہے، لیکن اس سے کاروباری قرضے مہنگے ہونے، نئی سرمایہ کاری سست پڑنے اور روزگار کے مواقع متاثر ہونے کا خدشہ بھی ہوتا ہے۔ دوسری طرف، شرحِ سود میں کمی کاروباری سرگرمیوں کو سہارا دے سکتی ہے، تاہم اس کے اثرات مہنگائی اور مالیاتی استحکام پر بھی مرتب ہو سکتے ہیں۔

حکومتی قرضوں کی لاگت پر بھی شرحِ سود میں تبدیلی اثر انداز ہوتی ہے۔ تاہم اس کے حقیقی مالی اثرات کا تعین قرضوں کی نوعیت، مدت اور شرحِ سود کے معاہدوں کو سامنے رکھ کر ہی کیا جا سکتا ہے۔

پاکستان کے معاشی مسائل کا حل صرف شرحِ سود بڑھانے یا کرنسی نوٹ چھاپنے تک محدود نہیں۔ ٹیکس نظام میں بہتری، غیر ضروری سرکاری اخراجات میں کمی، توانائی کی مسابقتی قیمتیں، برآمدات کا فروغ اور سرمایہ کاروں کے اعتماد کی بحالی بھی ناگزیر ہیں۔

پاکستان کو ایسی متوازن معاشی پالیسی کی ضرورت ہے جو مہنگائی پر قابو پانے کے ساتھ صنعتی ترقی، روزگار اور سرمایہ کاری کو بھی فروغ دے۔ اسٹیٹ بینک کے فیصلے سیاسی بحث سے بالاتر ہو کر معاشی شواہد پر مبنی ہونے چاہئیں، جبکہ حکومت کو طویل مدتی اصلاحات کے ذریعے معیشت کو پائیدار بنیادوں پر استوار کرنا ہوگا۔

جنگلات کی تباہی، وزیر جنگلات کی مشکلات اور سو روزہ پلان کا امتحان



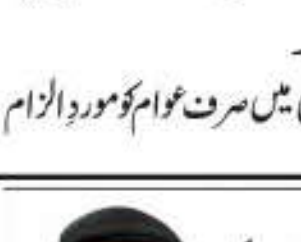
قلمِ رواں — سید خطیب احمد گردیزی

آزاد کشمیر قدرتی حسن، سرسبز پہاڑوں، گھنے جنگلات اور شفاف چشموں کی سرزمین ہے، مگر افسوس کہ ہم نے اپنے اس قدرتی اثاثے کی قدر کرنے کے بجائے اسے بے دردی سے تباہ کیا۔ آزادی کے وقت اس خطے کے وسیع و عریض رقبے پر جنگلات موجود تھے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ جنگلات کی کٹائی، قدرتی وسائل کے بے دریغ استعمال اور مبینہ سرکاری غفلت نے اس سرسبز خطے کی خوب صورتی کو شدید نقصان پہنچایا۔ آج صورتِ حال یہ ہے کہ موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات، بادل پھٹنے کے واقعات، سیلابی ریلوں، خشک سالی اور قدرتی چشموں کے خشک ہونے جیسے مسائل ہماری زندگیوں کو متاثر کر رہے ہیں، لیکن ہم اب بھی اپنی غلطیوں سے سبق سیکھنے کے لیے تیار دکھائی نہیں دیتے۔

جنگلات کی تباہی میں صرف عوام کو موردِ الزام ٹھہرا کر بری الذمہ نہیں ہوا جا سکتا۔ اس عمل میں حکومتی غفلت، ادارہ جاتی کمزوریاں اور بااثر حلقوں کے کردار سے متعلق اٹھنے والے سوالات کا جواب بھی ضروری ہے۔ ہر آنے والی حکومت نے جنگلات کے تحفظ کے دعوے تو کیے، مگر ان دعوؤں کو عملی شکل دینے میں کتنی سنجیدگی دکھائی گئی، اس کا اندازہ آج جنگلات کی صورتِ حال سے لگایا جا سکتا ہے۔

اگر قدرتی وسائل کی حفاظت ریاست کی ذمہ داری ہے تو پھر یہ سوال بھی اپنی جگہ اہم ہے کہ آخر ان وسائل کو نقصان پہنچانے والوں کے خلاف بلاامتیاز کارروائی کیوں نظر نہیں آتی؟ اسی پس منظر میں موجودہ حکومت کے وزیر جنگلات وقار نور کے حوالے سے جنگلات کے تحفظ کے لیے سنجیدہ کوششوں کی اطلاعات امید کی ایک کرن محسوس ہوتی ہیں۔ میرا ان سے نہ کوئی سیاسی تعلق ہے اور نہ ہی کوئی رسمی یا سماجی وابستگی۔ بعض معاملات میں میں ان کا ناقد بھی رہا ہوں، لیکن اصولی صحافت کا تقاضا ہے کہ کسی شخصیت کے اچھے اقدام کو محض اختلاف کی بنیاد پر نظرانداز نہ کیا جائے۔ اگر کوئی وزیر اپنے محکمے میں قانون کی عمل داری یقینی بنانے، جنگلات کی غیر قانونی کٹائی روکنے اور قومی وسائل کو محفوظ بنانے کے لیے عملی کوشش کر رہا ہے تو اس کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے۔ تاہم، وزیر جنگلات کی وزارت تبدیل کیے جانے کے حوالے سے گردش کرنے والی افواہوں نے کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔ فی الحال ان افواہوں کی تصدیق ضروری ہے، لیکن اگر واقعی وزارت کی تبدیلی کا کوئی معاملہ زیرِ غور ہے تو حکومت کو اس حوالے سے صورتِ حال واضح کرنی چاہیے۔ کیا یہ محض انتظامی تبدیلی ہوگی یا اس کے پیچھے کوئی اور عوامل کارفرما ہیں؟ کیا جنگلات کے تحفظ کے لیے اٹھائے جانے والے اقدامات کسی بااثر طبقے کے مفادات سے متصادم ہو رہے ہیں؟ ان سوالات کا جواب قیاس آرائیوں سے نہیں بلکہ شفاف حکومتی مؤقف اور عملی اقدامات سے ملنا چاہیے ہمارے معاشرے کا المیہ یہ ہے کہ اصول پسندی، قانون کی پاسداری اور قومی مفاد میں کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کم ہی ہوتی ہے، جبکہ خوشامدی اور موقع پرست عناصر اکثر فیصلہ ساز حلقوں تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ نتیجتاً، اچھا کام کرنے والا شخص بھی کئی مرتبہ دباؤ اور مخالفت کا سامنا کرتا ہے۔ اگر جنگلات کے تحفظ کے لیے کام کرنے والے کسی ذمہ دار شخص کو رکاوٹوں کا سامنا ہے تو یہ صرف اس کی ذاتی مشکل نہیں، بلکہ حکومتی نظام کی کارکردگی پر بھی سوال ہے آزاد کشمیر میں جنگلات، سرکاری اراضی اور دیگر قدرتی وسائل کے حوالے سے مافیا کے اثرورسوخ کی شکایات کو بھی سنجیدگی سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر قبضہ مافیا، جنگلات کی غیر قانونی کٹائی میں ملوث عناصر یا منافع خوروں کو کسی قسم کی سیاسی سرپرستی حاصل ہے تو اس کی غیر جانب دارانہ تحقیقات ہونی چاہئیں۔ کسی بھی شخص کو محض اثرورسوخ کی بنیاد پر قانون سے بالاتر نہیں ہونا چاہیے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اپنے اداروں کو مضبوط کرے، قانون کے مطابق کام کرنے والے اہلکاروں کو تحفظ فراہم کرے اور قومی وسائل کے تحفظ میں رکاوٹ بننے والوں کے خلاف کارروائی کرے یہاں ایک بنیادی سوال بھی پیدا ہوتا ہے: اگر ایک وزیر کو اپنے محکمے میں اصلاحات لانے یا قانون نافذ کرنے کے لیے مشکلات پیش آتی ہیں تو عام شہری اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے کس سے امید وابستہ کرے؟ حکومت کی اصل طاقت محض اختیارات میں نہیں، بلکہ ان اختیارات کے منصفانہ استعمال میں ہوتی ہے۔ عوام کو ایسی حکومت درکار ہے جو طاقت ور اور کمزور کے درمیان امتیاز نہ کرے اور جس کے فیصلے سیاسی مصلحتوں کے بجائے قومی مفاد کی بنیاد پر ہوں۔ دوسری جانب آزاد کشمیر حکومت کے سو روزہ پلان کا معاملہ بھی توجہ طلب ہے۔ حکومت نے عوامی مسائل کے حل اور انتظامی بہتری کے حوالے سے جو اہداف پیش کیے تھے، ان کی مدت گزرنے کے باوجود عوام کو نمایاں تبدیلی محسوس نہیں ہو رہی۔ حکومت کے اعلانات، اجلاسوں اور بیانات کی اپنی اہمیت ہو سکتی ہے، لیکن گڈ گورننس کا اصل پیمانہ عوام کو ملنے والا ریلیف ہے۔ اگر شہریوں کے مسائل پہلے کی طرح موجود ہیں تو پھر حکومت کو اپنی کارکردگی کا جائزہ لینے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے دارالحکومت مظفرآباد کی صورتِ حال اس حوالے سے ایک مثال ہے۔ ٹریفک کے مسائل، بازاروں میں تجاوزات، اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں مبینہ من مانی اور شہری نظم و ضبط کے مسائل بدستور موجود ہیں۔ ضلعی انتظامیہ کی جانب سے وقتاً فوقتاً کارروائیوں کی اطلاعات ضرور سامنے آتی ہیں، لیکن شہریوں کی شکایات ہیں کہ ان اقدامات کے نتائج دیرپا ثابت نہیں ہو رہے۔ چند مقامات پر کارروائی، تصاویر اور رسمی اعلانات سے مسائل حل نہیں ہوتے۔ ٹریفک کی روانی بہتر بنانے، تجاوزات کے خاتمے اور منافع خوری روکنے کے لیے مستقل حکمتِ عملی اور مؤثر نگرانی درکار ہے اگر کسی بازار سے تجاوزات ہٹائی جاتی ہیں تو ان کا دوبارہ قائم ہونا انتظامی نگرانی پر سوال اٹھاتا ہے۔ اگر نرخ نامے جاری کیے جاتے ہیں تو ان پر عمل درآمد بھی یقینی بنایا جانا چاہیے۔ اگر ٹریفک کی روانی بہتر بنانے کے لیے اقدامات کیے جاتے ہیں تو ان کے نتائج سڑکوں پر دکھائی دینے چاہئیں۔ عوام کو فوٹو سیشن نہیں، عملی تبدیلی چاہیے۔ حکومت آزاد کشمیر کو اب یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ اس کی ترجیح عوامی مفاد ہے یا محض سیاسی اور انتظامی مصلحتیں۔ وزیر جنگلات وقار نور کے حوالے سے گردش کرنے والی افواہوں کی حقیقت واضح کرنا، جنگلات کے تحفظ کے لیے جاری کوششوں کا جائزہ لینا اور سو روزہ پلان کی کارکردگی عوام کے سامنے رکھنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اگر کسی محکمے میں بہتری کی کوشش ہو رہی ہے تو اسے سیاسی اختلافات کی نذر کرنے کے بجائے ادارہ جاتی سطح پر مضبوط کیا جانا چاہیے۔ جنگلات صرف درخت نہیں، ہماری زندگی، پانی، ماحول اور آنے والی نسلوں کی امانت ہیں۔ ان کی حفاظت کسی ایک وزیر یا حکومت کا نہیں، پوری قوم کا فرض ہے۔ اسی طرح قانون کی بالادستی اور عوامی مسائل کا حل بھی کسی سیاسی جماعت کا احسان نہیں بلکہ ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہے آزاد کشمیر کے عوام اب دعوؤں سے زیادہ نتائج دیکھنا چاہتے ہیں۔ سوال یہ نہیں کہ حکومت کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، بلکہ یہ ہے کہ وہ اب تک کیا کر سکی ہے؟ جنگلات کا تحفظ ہو، انتظامی اصلاحات ہوں یا مظفرآباد کے شہری مسائل، ہر شعبے میں کارکردگی کا فیصلہ نعروں سے نہیں، عملی اقدامات سے ہوگا۔

کسان خوشحال تو پاکستان خوشحال



صدا بصحرا — رفیع صحرائی

rafisehraee5586@gmail.com

پاکستان کی معیشت کا پہیہ چلانے میں زراعت کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ہماری آبادی کا ایک بڑا حصہ براہِ راست یا بالواسطہ زراعت سے وابستہ ہے۔ کھیت آباد ہوں تو منڈیاں آباد ہوتی ہیں، ٹرانسپورٹ کا پہیہ چلتا ہے، صنعتوں کو خام مال ملتا ہے، دیہی بازاروں میں خرید و فروخت بڑھتی ہے اور مجموعی طور پر معیشت میں سرگرمی پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسان کی خوشحالی کو محض ایک طبقے کی خوشحالی سمجھنا درست نہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ کسان خوشحال ہوگا تو پاکستان خوشحال ہوگا۔

اس تناظر میں وزیراعظم محمد شہباز شریف کی جانب سے 2027ء کے لیے گندم کی مجوزہ امدادی قیمت 4500 روپے فی من مقرر کرنے کا فیصلہ بلاشبہ ایک خوش آئند اور کسان دوست اقدام ہے۔ گزشتہ سال گندم کی قیمت 3500 روپے فی من مقرر تھی، جس میں اب ایک ہزار روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت، ڈیزل، بجلی، کھاد، بیج، زرعی ادویات اور دیگر اخراجات کے موجودہ حالات میں اس اضافے سے کسان کو کم از کم یہ اطمینان ضرور ہوگا کہ حکومت نے اس کی مشکلات کا ادراک کیا ہے۔

وزیراعظم نے یہ فیصلہ ملکی غذائی تحفظ، گندم کی پیداوار میں اضافے اور کسانوں کو گندم کی کاشت کی طرف راغب کرنے کے مقصد سے کیا ہے۔ گزشتہ دو برسوں میں پاکستان کو گندم درآمد کرنا پڑی، جو اس بات کا واضح اشارہ ہے کہ گندم جیسے بنیادی غذائی اجناس کے معاملے میں ہمیں اپنی زرعی پالیسی پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ گندم کے معاملے میں خودکفالت صرف معاشی ضرورت نہیں بلکہ قومی غذائی سلامتی کا تقاضا بھی ہے۔

تاہم یہاں ایک بنیادی سوال وزیراعظم اور حکومت کی توجہ کا منتظر ہے۔ صرف امدادی قیمت مقرر کر دینا کافی نہیں، اس قیمت کو کسان تک پہنچانا بھی ضروری ہے۔ اگر حکومت نے 4500 روپے فی من قیمت مقرر کر دی لیکن کسان کی گندم سرکاری طور پر خریدنے کا مؤثر انتظام نہ کیا گیا تو خدشہ ہے کہ کھلی مارکیٹ میں اسے اپنی گندم 3500 روپے فی من یا اس سے بھی کم قیمت پر فروخت کرنا پڑ سکتی ہے۔

کسان کے پاس گندم ذخیرہ کرنے کی استطاعت بھی نہیں ہوتی۔ اسے فصل تیار ہوتے ہی پچھلے قرضے ادا کرنے ہوتے ہیں، گھر کے اخراجات پورے کرنے ہوتے ہیں اور اگلی فصل کے لیے بیج، کھاد، ڈیزل اور دیگر ضروری اشیا خریدنی ہوتی ہیں۔ چنانچہ وہ مجبوری میں اپنی پیداوار کم قیمت پر فروخت کر دیتا ہے۔

اس لیے حکومت کو چاہیے کہ 4500 روپے فی من قیمت مقرر کرنے کے ساتھ کسان کی گندم کی سرکاری خریداری کا قابلِ عمل، شفاف اور مؤثر نظام بھی یقینی بنائے۔ ایسا نہ ہو کہ امدادی قیمت کاغذ پر 4500 روپے ہو اور کسان اپنی گندم 3500 روپے میں فروخت کرنے پر مجبور ہو جائے۔ قیمت کا اعلان تب ہی حقیقی ریلیف بنے گا جب کسان کو اس کا فائدہ عملی طور پر ملے گا۔

دوسرا بڑا مسئلہ بجلی کا ہے۔ پاکستان میں ٹیوب ویل زراعت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، مگر بجلی کے بڑھتے ہوئے نرخوں نے کسان کے لیے آبپاشی بھی ایک مہنگا عمل بنا دی ہے۔ وزیراعظم اگر واقعی زراعت کو مضبوط اور ملک کو گندم میں خودکفیل دیکھنا چاہتے ہیں تو کسانوں کے لیے زرعی بجلی کے نرخوں میں خصوصی رعایت دینا ہوگی۔

خاص طور پر سولر ٹیوب ویلز اس مسئلے کا مستقل حل بن سکتے ہیں۔ حکومت کسانوں کو سولر ٹیوب ویلز کی تنصیب کے لیے مناسب سبسڈی اور آسان شرائط پر بلاسود قرضے فراہم کرے۔ اس سے کسان کی پیداواری لاگت کم ہوگی، بجلی کے بل کا بوجھ گھٹے گا اور طویل مدت میں حکومت پر بھی سبسڈی کا دباؤ کم ہو سکتا ہے۔ ایک خوشحال اور خودکفیل زرعی معیشت کے لیے توانائی کی سستی فراہمی بنیادی شرط ہے۔

کھاد کا مسئلہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کسان کو اکثر مہنگی کھاد خریدنا پڑتی ہے اور کئی علاقوں میں بلیک مارکیٹنگ کی شکایات سامنے آتی رہتی ہیں۔ جس کھاد کی سرکاری قیمت مقرر ہو، اگر وہ کسان کو مقررہ قیمت پر دستیاب ہی نہ ہو تو قیمت مقرر کرنے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ حکومت کو کھاد کی ذخیرہ اندوزی، اسمگلنگ اور بلیک مارکیٹنگ کے خلاف مؤثر نگرانی اور سخت کارروائی کرنا ہوگی۔

اسی طرح جعلی بیج اور جعلی زرعی ادویات کسان کی محنت کو چند ہفتوں میں برباد کر دیتی ہیں۔ کسان اپنی جمع پونجی فصل پر لگاتا ہے لیکن اگر اسے ناقص یا جعلی بیج مل جائے تو پوری فصل متاثر ہو سکتی ہے۔ جعلی زرعی ادویات بھی فصل، زمین اور کسان تینوں کے لیے نقصان دہ ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ اس مکروہ کاروبار میں ملوث عناصر کے خلاف سخت قانون سازی کرے، بھاری جرمانوں کے ساتھ قید کی کڑی سزائیں مقرر کرے اور جعلی زرعی مصنوعات کی تیاری و فروخت کو ناقابلِ ضمانت جرم بنانے پر بھی غور کرے۔

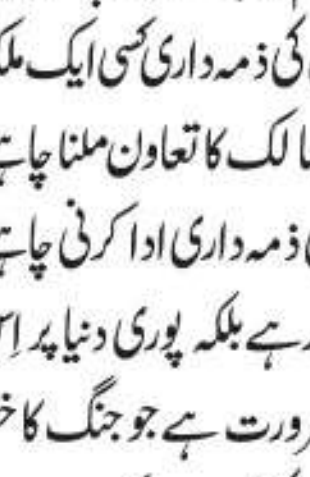
زراعت کو صرف گندم تک محدود کرنا بھی درست نہیں۔ پاکستان کو کپاس، چاول، گنے، دالوں، پھلوں، سبزیوں اور دیگر فصلوں کی پیداوار بڑھانے کے ساتھ ساتھ لائیو اسٹاک اور ڈیری کے شعبے کو بھی جدید خطوط پر استوار کرنا ہوگا۔ وزیراعظم کی جانب سے لائیو اسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ کی تنظیمِ نو، میرٹ پر ماہرین کی شمولیت اور منہ کھر کی بیماری کے خاتمے کے لیے مقررہ اہداف پر مشتمل ایکشن پلان کی ہدایات بھی اسی وسیع زرعی اصلاحات کا حصہ بن سکتی ہیں۔

پاکستان میں لائیو اسٹاک کی صلاحیت بھی غیر معمولی ہے۔ اگر جانوروں کی صحت، نسل، خوراک، ویکسینیشن، دودھ کی پیداوار اور ڈیری پراسیسنگ پر توجہ دی جائے تو نہ صرف ملکی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں بلکہ گوشت اور ڈیری مصنوعات کی برآمدات سے قیمتی زرمبادلہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت کسان کو صرف ووٹ کے وقت یاد رکھنے کے بجائے اسے ملکی معیشت کا حقیقی شراکت دار سمجھے۔ کسان کو بروقت معیاری بیج، مناسب قیمت پر کھاد، جعلی زرعی ادویات سے تحفظ، سستی بجلی، جدید زرعی ٹیکنالوجی، آسان قرضے، بہتر آبپاشی نظام، موسمی معلومات، فصلوں کی انشورنس اور منڈی تک براہِ راست رسائی فراہم کی جائے۔

ساتھ ہی مڈل مین کے کردار کو ختم کرنے یا کم کرنے کے لیے جدید زرعی منڈیاں اور ڈیجیٹل مارکیٹ سسٹم متعارف کرایا جا سکتا ہے تاکہ کسان کو اپنی پیداوار کی بہتر قیمت مل سکے۔ فصل کی لاگت کا سائنسی بنیادوں پر تعین بھی ضروری ہے تاکہ امدادی قیمت سیاسی مصلحت کے بجائے حقیقی پیداواری لاگت اور مناسب منافع کو سامنے رکھ کر مقرر کی جائے۔

روپے کی قدر میں بے تحاشا کمی، مہنگائی کا طوفان اور عوام کی سسکتی ہوئی قوتِ خرید



محترم قارئین، پاکستان میں گزشتہ چند دہائیوں کے دوران مسلسل، بے قابو اور مجموعی مہنگائی نے قومی کرنسی یعنی پاکستانی روپے کی قدر و قیمت کو شدید ترین زوال سے دوچار کیا ہے۔ زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ، تجارتی خسارے، بین الاقوامی مالیاتی اداروں کی سخت شرائط اور ناقص معاشی پالیسیوں کے منفی اثرات کے باعث روپے کی قوتِ خرید مسلسل سکڑ کر انتہائی نچلی سطح پر آ پہنچی ہے۔ ماضی میں جو روپیہ مضبوط معاشی بنیادوں اور روزمرہ زندگی میں استحکام کی علامت سمجھا جاتا تھا، آج وہ گرانی کے شدید لہروں کی زد میں آ کر اپنی وقعت کھو چکا ہے، جس کے نتیجے میں عام اور متوسط طبقے کے لیے زندہ رہنا ایک عذاب بن چکا ہے۔ اگر ہم پاکستان ادارہ شماریات کے جاری کردہ کنزیومر پرائس انڈیکس کے تاریخی اور متنوع اعداد و شمار کا باریک بینی سے جائزہ لیں تو روپے کی قدر میں اس خوفناک زوال کی حقیقی اور دردناک تصویر واضح طور پر سامنے آتی ہے۔ سن دو ہزار کو بنیاد بنا کر مرتب کیے گئے معاشی انڈیکس کے مطابق جس شے، سہولت یا خدمت کی قیمت اس وقت ایک لاکھ روپے ہوا کرتی تھی، آج کے موجودہ دور میں وہی معیارِ زندگی اور وہی اشیا حاصل کرنے کے لیے آٹھ لاکھ پچانوے ہزار تین سو روپے کی خطیر رقم درکار ہے۔ یعنی پچھلے پچیس چھبیس سالوں کے عرصے میں افراطِ زر اور مہنگائی کا انڈیکس سو سے بڑھ کر تقریباً آٹھ سو پچانوے نقطہ تین تک پہنچ چکا ہے، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ پاکستانی روپیہ اپنی اصل طاقت کا ایک بڑا حصہ کھو چکا ہے۔ اس بے تحاشا افراطِ زر اور گرتی ہوئی قوتِ خرید کے اثرات محض کاغذوں یا ریاضی کے اعداد و شمار تک محدود نہیں ہیں، بلکہ اس نے ہر عام شہری کی روزمرہ زندگی اور ان کے گھروں کے باورچی خانوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ خوراک، ادویات، بچوں کی تعلیم، ایندھن اور بجلی کے بلوں میں ہونے والے مسلسل اور دگنے تگنے اضافے نے متوسط طبقے کی ریڑھ کی ہڈی توڑ کر رکھ دی ہے۔ آمدنی کی سطح میں اس طوفانی مہنگائی کے تناسب سے کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا، جس کی وجہ سے شہریوں کے لیے اپنی بنیادی ضروریاتِ زندگی پوری کرنا بھی مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔ جو رقم ماضی میں ایک خاندان کے پورے سال کے بجٹ اور ان کی بچت کے لیے کافی سمجھی جاتی تھی، وہ آج صرف چند مہینوں کے بنیادی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے بھی ناکافی ثابت ہو رہی ہے۔ معاشی ماہرین کے مطابق اس تشویشناک صورتِ حال کے بنیادی اسباب میں مسلسل بجٹ خسارہ، روپے کی قدر میں حد سے زیادہ کمی، درآمدات پر حد سے زیادہ انحصار اور پیداواری صلاحیت میں خاطر خواہ اضافہ نہ ہونا شامل ہیں۔ جب تک ملک میں ساخت جاتی معاشی اصلاحات نافذ نہیں کی جاتیں، برآمدات کو فروغ نہیں دیا جاتا اور غیر ضروری درآمدات و اخراجات پر قابو نہیں پایا جاتا، اس وقت تک مہنگائی کے اس زہر سے نجات ممکن نہیں۔ روپے کی قدر کو مستحکم کرنے اور عوام کی سسکتی ہوئی قوتِ خرید کو بحال کرنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر جامع معاشی پالیسیاں بنانا، پیداواری شعبوں کو ترغیب دینا اور عام شہریوں کی آمدنی میں بہتری کے مواقع پیدا کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اس تمام تر صورتِ حال کا ایک نہایت اہم پہلو یہ بھی ہے کہ مہنگائی کے اس مسلسل طوفان نے معاشرے میں معاشی ناہمواری اور طبقاتی تقسیم کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ ایک طرف معاشرے کا محدود طبقہ ایسا ہے جس کی آمدنی، اثاثوں اور کاروباری منافع میں وقت کے ساتھ اضافہ ہوتا رہتا ہے، جب کہ دوسری طرف محنت کش طبقہ، تنخواہ دار ملازمین، چھوٹے دکاندار، دیہاڑی دار مزدور اور محدود آمدنی رکھنے والے خاندان اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لیے بھی شدید مشکلات کا شکار ہیں۔ اس معاشی تفاوت کے باعث امیر اور غریب کے درمیان فاصلہ مسلسل بڑھ رہا ہے، جس سے نہ صرف معاشرتی بے چینی میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ عوام کے اندر احساسِ محرومی، مایوسی اور مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی صورتِ حال بھی جنم لے رہی ہے۔ جب ایک محنت کش شخص دن بھر سخت مشقت کرنے کے باوجود اپنے بچوں کو مناسب خوراک، معیاری تعلیم اور بنیادی طبی سہولیات فراہم کرنے سے قاصر ہو تو یہ صورتِ حال محض معاشی بحران نہیں رہتی بلکہ ایک وسیع سماجی مسئلے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ پاکستان میں مہنگائی کا ایک سنگین اثر بچت کے رجحان پر بھی مرتب ہوا ہے۔ نتیجتاً، پاکستانی روپے کی گرتی ہوئی قدر اور مسلسل مہنگائی کا مسئلہ محض ایک مالیاتی یا تجارتی مسئلہ نہیں، بلکہ یہ قومی ترقی، سماجی انصاف اور عوامی فلاح سے براہِ راست تعلق رکھنے والا ایک بنیادی چیلنج ہے۔ اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے وقتی اور نمائشی اقدامات کے بجائے سنجیدہ منصوبہ بندی، مستقل معاشی اصلاحات، شفاف حکمرانی اور قومی سطح پر مشترکہ کوششوں کی ضرورت ہے۔ حکومت کو ایسی پالیسیاں تشکیل دینی چاہئیں جو ایک طرف معیشت کو مستحکم کریں اور دوسری طرف عوام کی قوتِ خرید کو تحفظ فراہم کریں۔ اسی طرح شہریوں، کاروباری اداروں اور قومی اداروں کو بھی پیداواری سرگرمیوں، مالی نظم و ضبط اور ملکی وسائل کے مؤثر استعمال میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اگر پاکستان اپنی معاشی کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے مستقل مزاجی کے ساتھ ان کے حل کی طرف پیش رفت کرے تو نہ صرف روپے کی قدر میں استحکام کے امکانات بہتر ہو سکتے ہیں، بلکہ ایک ایسا معاشی نظام بھی تشکیل دیا جا سکتا ہے جس میں عام شہری عزت، تحفظ اور بہتر معیارِ زندگی کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکے۔

”لالہ وگل میں نمایاں صورتیں“؟



تحریر: خالد کاشمیری

مرحوم دور کی مٹی کریدنے سے کیسی کیسی صورتیں نمایاں ہوتی ہیں اس کا اندازہ کچھ وہی لگا سکتے ہیں جنہیں ماضی سے اُنس ہو، لگن ہو اور ماضی سے رشتہ برقرار رکھنے کی تڑپ رکھتے ہوں۔ واہ وہ کیا صورتیں تھیں، ہشاش بشاش، مسکراتی، ہنستی، کھیلتی اور بادِ صرصر سے بھی اٹکھیلیاں کرتی ہوئی صورتیں، علم و فن کی دولت سے مالا مال، سیم و زر سے بے نیاز اور اس کے حصول سے بھی لاپرواہ، فقر و استغنیٰ کی تصویریں، جنہیں وقت کے دھارے بھی جبہ سائی سے رشتہ جوڑنے میں کامیاب نہ ہو سکے اور حالات کی سولی پر بھی اُن کے منہ سے کوئی شکوہ نہ سنا گیا اسی ہی نابغہ روزگار ہستیوں کے متعلق کہا گیا ہے:

سب کہاں کچھ لالہ وگل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

علامہ لطیف انور مرحوم و مغفور بھی ایسی ہی اَنمٹ نقوش چھوڑنے والی صورتوں میں سے ایک تھے جنہیں دیکھ کر یہ احساس جاگ اٹھتا کہ ہمارے ہاں کے بے رحم معاشرے نے اہل علم و ادب کو کیسے کیسے چرکے دیئے اور کس کس انداز کے فریب سے نوازا، مگر اہل کرم کی یہ کھیپ انسانیت کا بھرم رکھنے کی خاطر قلم پر اُف بھی نہ کرتی رہی۔ علامہ لطیف انور مرحوم و مغفور اپنے وقت میں نامور اور صف اول کے شعراء میں شمار ہوتے تھے۔ ایوب خان کے عہد حکومت میں مشاعروں میں ان کے کلام کی دھوم تھی۔ امتدادِ زمانہ کے ہاتھوں مجبوری نے انہیں روزی کمانے کے لئے ریڈیو پاکستان لاہور کے نیوز روم سے ایک دیہاڑی دار قلم کار کے طور پر وابستہ کر دیا۔ اُن سے اَن گنت شعراء نے اپنے کلام کی نوک پلک کی اصلاح کرائی اور یہ سلسلہ ان کے دم واپسی تک جاری رہا۔ شاگردوں کی بڑی تعداد زندگی کے مختلف شعبوں میں اعلیٰ مناصب پر فائز رہی اور یقینا اب بھی ہو گی۔ حقیقت یہ ہے کہ جب علامہ لطیف انور ریڈیو پاکستان لاہور کے نیوز روم میں انگریزی خبروں کا اردو میں ترجمہ کیا کرتے تھے تو اکثر اوقات بڑے بڑے سرمایہ دار، کارخانہ دار اور صاحب ثروت لوگ حکومتی عہدوں پر متمکن بڑے بڑے افسروں حتیٰ کہ وفاقی وزراء سے بھی کسی اپنے کام کی سفارش کرانے کی خاطر علامہ صاحب کو بڑی لجاجت کے ساتھ تسریف لے جانے کی منت سماجت کرتے دیکھا گیا۔ مگر یہ بات بھی دیکھنے کو ملی کہ کام بن جانے کے بعد شکریہ کے الفاظ کی ادائیگی ہی پر اکتفا ہوتا، اس کے مقابلے میں کئی حوالوں سے علامہ لطیف انور سے سوالات کا سلسلہ دراز ہوتا تو اس درویش منش شخص کا جواب ہوتا۔ حیرت ہوتی تھی کہ لاکھوں کروڑوں کے نفع بخش کاروبار کے بے پناہ اضافہ کے لئے لوگ جس کی سفارش کی خاطر منتوں اور سماجتوں کی حدیں توڑ دیتے تھے ان نام نہاد سرمایہ داروں نے کبھی اس طرف غور کرنے کی زحمت ہی گوارانہ کی تھی کہ پاجامہ سفید قمیض اور ایک برسوں پرانی سلیٹی رنگ کی واسکٹ میں ملبوس خوش اخلاق، منکسر المزاج، ملنسار اور سدا مسکراتا چہرہ لئے ہوئے علامہ لطیف انور کو بھی اس مطلب کی دنیا سے کچھ کام ہو گا، مگر مطلب کے بندے کب دوسروں کی ضروریات اور ایثار و خلوص کو تولتے اور اس کی قدر پہچانتے ہیں، انہیں تو اپنے کام سے غرض ہوتی ہے لطف کی بات یہ ہے کہ ایسا بھی نہیں تھا کہ علامہ لطیف انور مرحوم مردم شناسی میں غلطی کر جاتے تھے، انہیں اپنے مطلب کی خاطر مختلف کاموں کے لئے رابطہ کرنے والوں کی سرشت سے پوری طرح آگاہی ہوا کرتی، تبھی تو یہ کہہ کر ہمدرد خواہوں کے لبوں پر مچلنے والے سوالات کا جواب بھی یہ کہہ کر دیتے ”میرے بیٹے، بھائی، میرے عزیز، اس عاجز کے واقف کاروں کے سامنے جا کر لب ہلنے سے اگر کسی پریشان حال دوست کی پریشانی دور ہوتی ہے یا اس میں کسی حد تک کمی آجاتی ہے تو اس میں اپنا تو کچھ نہیں جاتا ہے یقیناً کسی کا بھلا کر دینے کا اجر دینے والی تو اللہ کی ذات ہے۔ ایک ماضی مرحوم کی دنیا اچھی طرح جانتی تھی کہ غرض کے بندے حضرات کی معتدبہ تعداد کام پڑنے پر قہوہ خانوں، درمیانہ درجے کے ہوٹلوں، اخبارات کے دفاتر اور ریڈیو سٹیشن تک چھان مارتے کہ علامہ لطیف نظر آجائیں، مل جاتے تو اُن کے چہروں کی رونقیں بحال ہو جایا کرتیں۔ علامہ الطیف انور مرحوم نے اپنی زندگی میں کتنی سچی بات کہی:

کرم کرو کہ تم ستم ہم گلہ نہیں کرتے
خزاں میں پھول یقینا کھلا نہیں کرتے
ملاؤ خاک میں ہم کو مگر خیال رہے
کہ ہم سے لوگ دوبارہ ملا نہیں کرتے

(شکریہ روزنامہ پاکستان)

اعلان

ادارہ کا لکھاری کی رائے سے متفق ہونا لازمی نہیں، تحریر کا وہ خود ذمے دار ہوگا

بقیہ 1

حادثے کا شکار ہو کر گہری کھائی میں جا گری۔ حادثے کے وقت گاڑی میں مجموعی طور پر سات افراد سوار تھے، جن میں سے کوئی بھی جانبر نہ ہوسکا۔ پولیس رپورٹ کے مطابق جاں بحق افراد کی شناخت ڈرائیور عبدالحمید ولد عبدالمجید، محمد خالد ولد محمد خورشید، شفاعت حسن ولد فضل کریم، فیاض احمد ولد فجر علی، سعد ریاض ولد فجر علی، اعظم ریاض ولد محمد ریاض اور افتخار احمد ولد غلام حسن کے ناموں سے ہوئی ہے۔ جاں بحق ہونے والوں میں فیاض احمد اور سعد ریاض دو سگے بھائی بتائے گئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق پانچ افراد کا تعلق نکہ شکر پٹیاں جبکہ دو کا تعلق کنڈر سے تھا۔ مقامی ذرائع کے مطابق حادثے کی وجوہات میں موڑ کاٹتے ہوئے گاڑی کا بے قابو ہونا اور سڑک کی خستہ حالی بھی شامل ہوسکتی ہے۔ پہاڑی راستوں پر گہری کھائیوں کے کنارے حفاظتی دیواروں اور دیگر حفاظتی انتظامات کی عدم موجودگی انسانی جانوں کے لیے سنگین خطرہ بن سکتی ہے۔ اس المناک حادثے نے ایک بار پھر خطرناک پہاڑی سڑکوں کی تعمیر و مرمت، حفاظتی اقدامات اور متعلقہ اداروں کی توجہ کی ضرورت کو اجاگر کر دیا ہے۔ سات قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع پر علاقے میں گہرے دکھ اور افسوس کی فضا ہے۔ عوامی حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ حادثے کی وجوہات کا تعین کیا جائے اور سیری درہ روڈ سمیت دیگر خطرناک پہاڑی راستوں پر حفاظتی دیواروں کی تعمیر، سڑکوں کی مرمت اور ضروری حفاظتی اقدامات یقینی بنائے جائیں تاکہ مستقبل میں ایسے المناک واقعات کی روک تھام ممکن ہوسکے

بقیہ 2

دیا جا رہا ہے تاکہ گھر کے اندر بیٹھ کر بھی وہ اسی لائبریری سے استفادہ حاصل کر سکیں اور دنیا سے جہاں چاہیں علم کے حصول کیلئے اس کروم بک کے ذریعے مستفید ہوسکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ توقع ہے کہ ان جدید آلات کی مدد سے یہ طالب علم ممتاز اور قابل ترین افراد میں شمار ہوں گے۔ وزیراعظم نے کہا کہ ماضی میں مسلم لیگ ن کے دور حکومت میں نواز شریف کی قیادت میں گلگت بلتستان، آزاد کشمیر سمیت ملک بھر کے چھ لاکھ نوجوانوں کو قابلیت اور میرٹ کی بنیاد لیپ ٹاپ دیئے گئے۔ وزیراعظم نے کہا کہ اس پروگرام سے مستحق اور یتیم بچے مستفید ہوئے کیونکہ ذہانت اور محنت کسی امارت یا غربت کی پابند نہیں ہونی چاہئے، اس کی بنیاد صرف اور صرف محنت ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں چھ لاکھ لیپ ٹاپ دس سال میں تقسیم کئے گئے، اب یہ کروم بکس ہونہار طالب علموں کو دو سال کے قلیل عرصہ میں فراہم کی جائیں گی، اس شاندار ڈیوائس کی بدولت یہ طلباء وطالبات دنیا میں قابلیت اور ذہانت میں کسی سے پیچھے نہیں ہوں گے۔ انہوں نے ٹو کیو کیئر فاؤنڈیشن کے بانی راشد منہاس اور ان کی ٹیم کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان بچوں کیلئے یہ کروم بکس عطیہ کیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ ان عطیات سے ثابت ہوتا ہے کہ سمندر پار پاکستانیوں کو جو دن رات محنت کر کے پاکستان کا نام بلند کرتے ہیں، انہیں اپنے بچوں کی قابلیت اور ذہانت کا احساس اور حکومت پاکستان پر اعتماد ہے جس پر میں ان کا مشکور ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ابھی چند دن پہلے ہم نے اسلام آباد میں دانش سکول کا افتتاح کیا، ملک بھر میں اس وقت 27 دانش سکول زیر تعمیر ہیں، یہ سکول معیاری تعلیم کے حوالہ سے نمایاں مقام رکھیں گے، تدریس، اساتذہ کے حوالہ سے یہ ادارے ممتاز ہوں گے جہاں ہر کلاس روم میں سمارٹ بورڈ اور سکولوں میں ای لائبریری کی سہولت ہوگی، تعلیم کے ساتھ ساتھ انہیں غیر نصابی سرگرمیوں کیلئے کھیل کے میدانوں سمیت دیگر سہولیات میسر ہوں گی، یہاں پر بچوں کو مفت بہترین رہائش اور کھانا فراہم کیا جائے گا۔ وزیراعظم نے کہا کہ کسی بھی حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ اس قوم کے بچوں کو عظیم شہری بنانے کیلئے ان کی معاونت کرے، اس مقصد کیلئے جتنے بھی وسائل درکار ہوئے، وہ بروئے کار لائیں گے۔ وزیراعظم نے کہا کہ سابق فاٹا سے تعلق رکھنے والے طالب علم سید شمس رضا نے یہاں اپنی روداد سنائی جس کے والد کو شہید کر دیا گیا تھا، شہداء کا اپنا مقام اور مرتبہ ہے، اس کا وعدہ قرآن کریم میں کیا گیا ہے، اس یتیم بچے کو حالات کے تھپیڑوں کی نظر کیا گیا، وہ کیسے اس کا مقابلہ کرتا لیکن اس کی ہمت، جستجو اور عزم دیکھ کر حوصلہ ہوا کہ وہ مشکل حالات کے باوجود محنت سے ایک قابل فخر پاکستانی بننا چاہتا ہے اور ملک و قوم کی خدمت کا جذبہ رکھتا ہے، اسی طرح گلگت بلتستان سے تعلق رکھنے والی مدرسہ میں زیر تعلیم عالمہ مہک صابر نے پراعتماد انداز میں یہاں گفتگو کی۔ اس سے قبل ماضی میں لیپ ٹاپ سکیم کے تحت ہم نے مدارس کے بچوں کو بھی یہ سہولت دی تھی۔ وزیراعظم نے کہا کہ اب پانچ لاکھ بچوں کو میرٹ اور قابلیت کی بنیاد پر یہ جدید آلات دیئے جا رہے ہیں، یہ کروم بکس ان کیلئے باوقار روزگار کا وسیلہ بنیں گی، کووڈ کے زمانے میں ہم نے جن طالب علموں کو لیپ ٹاپ دیئے وہ ان کی تعلیم کیلئے کارآمد ثابت ہوئے اور وہ قابل ڈاکٹر، انجینئر اور پروفیشنل بنے کیونکہ تعلیم ایک ایسا زیور ہے جو معاشرے میں ممتاز بناتا ہے، یہ دولت چوری نہیں کی جاسکتی، دولت، امارت چھینی جاسکتی ہے تاہم قابلیت اور تعلیم کو کوئی چوری نہیں کرسکتا۔ اس موقع پر وزیراعظم یوتھ پروگرام کے چیئرمین رانا مشہود نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعظم شہباز شریف کا یہ خواب رہا ہے کہ نوجوانوں کو عزت دی جائے، مستقبل کے معماروں کی حوصلہ افزائی کی جائے، ٹی ٹی کیئر کی جانب سے پانچ لاکھ کروم بکس کی فراہمی ڈیجیٹل سہولت کی جانب اہم قدم ہے، وزیراعظم کی خصوصی ہدایت پر اس کے ساتھ انٹرنیٹ کی سہولت بھی دی جا رہی ہے، ایک مائی فائی کنکشن سے پانچ مزید بچے فائدہ اٹھا سکیں گے، یوں کل 25 لاکھ بچے اس پروگرام سے فائدہ اٹھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ دانش سکولوں کے ذریعے مستحق طلباء کو تعلیم کے مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں۔ وفاقی وزیر تعلیم و پیشہ وارانہ تربیت ڈاکٹر خالد مقبول صدیقی نے کہا کہ پاکستان بدلتے تعلیمی تقاضوں کو مدنظر رکھ کر نوجوانوں کیلئے اقدامات اٹھا رہا ہے، گزشتہ ایک سال میں پاکستان نے کئی دہائیوں کو سفر طے کیا ہے، عالمی تنہائی سے نکل کر خطے میں ثالثی کے کردار تک پہنچا ہے، پاکستان کو عالمی برادری میں سر اٹھا کر چلنے کیلئے تعلیم پر مزید سرمایہ کاری کرنا ہوگی۔ ٹی ٹی کیئر فاؤنڈیشن کے چیئرمین راشد منہاس نے کہا کہ نوجوانوں کو اپنی ترجیحات میں نمایاں مقام دینے پر وزیراعظم اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، ٹی ٹی کیئر فاؤنڈیشن نے سرکاری سکولوں اور مدارس کے طالب علموں کو کروم بکس کی فراہمی کیلئے مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کئے ہیں، ہم انہیں ڈیجیٹل دنیا کے ساتھ کھڑا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس موقع پر کروم بکس حاصل کرنے والے طالب علموں سید شمس رضا اور مہک صابر نے وزیراعظم اور ان کی ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کیلئے دینی مدارس کے طلباء وطالبات بھی بھرپور کردار کرنے کے خواہش مند ہیں، دینی مدارس کے طالب علموں کو کروم بکس کی فراہمی کی سکیم میں شامل کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وزیراعظم دینی مدارس کے طالب علموں کے مستقبل کا ادراک رکھتے ہیں، دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی ضروری ہے۔ اس موقع پر وزیراعظم نے ہونہار طالب علموں میں کروم بکس بھی تقسیم کیں۔ تقریب کے دوران اسلام آباد کے چاق و چوبند دستے نے طالب علموں کو سلامی دی جبکہ ×× پانچ لاکھ کروم بک، پانچ لاکھ خواب ×× کے نام سے تھیم سانگ بھی پیش کیا گیا۔

بقیہ 3

جہازوں کی آمد سے مارکیٹ میں گیس کی سپلائی بڑھنے کا امکان ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق گبد ریمدان بارڈر پر پھنسے ایل پی جی کے 200 سے زائد باؤزرز کی کلیئرنس سے مارکیٹ میں تقریباً 3 سے 4 ہزار میٹرک ٹن گیس شامل ہوسکتی ہے، جس کے نتیجے میں فی کلو قیمت میں 50 سے 70 روپے تک کمی کی متوقع ہے۔ دوسری جانب پورٹ قاسم پر 4 ہزار 520 میٹرک ٹن ایل پی جی لے جانے والا ایک بحری جہاز لنگر انداز ہو چکا ہے، جبکہ 3 ہزار 83 میٹرک ٹن ایل پی جی کا کارگو منتقل کرنے والا ایک اور جہاز بھی روانہ ہوگیا ہے۔ ایل پی جی کی درآمدی سپلائی میں اضافے سے ملک میں گیس کی دستیابی بہتر ہونے کی توقع ہے۔ حالیہ دنوں میں ایران سے ایل پی جی کی آمد معطل ہونے کے باعث پاکستان میں گیس کی قلت پیدا ہوگئی تھی، جس کے نتیجے میں قیمتیں ملکی تاریخ کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی تھیں۔ گیس کی محدود دستیابی کے باعث گھریلو صارفین اور کاروباری شعبے کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (اوگرا) نے اکتوبر کے لیے ایل پی جی کی سرکاری قیمت 279 روپے فی کلو مقرر کی تھی، تاہم ادارہ شماریات اور ایل پی جی ڈیلرز کے مطابق ملک کے مختلف حصوں میں گیس 550 سے 610 روپے فی کلو تک فروخت ہوتی رہی۔ اسی طرح 11.67 کلو کا گھریلو سلنڈر 4 ہزار 500 روپے سے بڑھ کر 7 ہزار روپے تک پہنچ گیا تھا۔ پاکستان ایل پی جی ایسوسی ایشن کے مطابق بلوچستان میں 12 کلو کا سلنڈر 7 ہزار روپے، لاہور میں 7 ہزار 500 روپے اور اسکردو میں 8 ہزار 200 روپے تک فروخت ہونے کی اطلاعات تھیں، جس سے صارفین پر اضافی مالی بوجھ پڑا۔ پاکستان روزانہ ایران سے تقریباً 7 ہزار میٹرک ٹن ایل پی جی درآمد کرتا ہے، جس میں سے 4 ہزار میٹرک ٹن سے زائد سپلائی گبد ریمدان بارڈر کے راستے ملک میں داخل ہوتی ہے۔ اس راستے پر تجارتی سرگرمیاں متاثر ہونے سے ایل پی جی کی سپلائی میں نمایاں کمی واقع ہوئی تھی۔ سرحدی تجارتی تعطل کے باعث پاکستانی برآمدات کے ایک ہزار سے زائد کنٹینرز بھی پھنس گئے تھے، تاہم بعد ازاں جلد خراب ہونے والی غذائی اشیا کی برآمدات بحال کردی گئیں۔ بزنس ریکارڈر کے مطابق پاکستانی فوج کے سربراہ فیلڈ مارشل عاصم منیر نے حال ہی میں تہران کے دورے کے دوران ایرانی قیادت سے تجارتی امور پر تبادلہ خیال کیا تھا، جس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان سرحدی تجارت معمول پر آنے کی اطلاعات سامنے آئیں۔ دوسری جانب مقامی ریفائنریوں کی محدود پیداوار اور سردیوں کی آمد سے قبل ایل پی جی کی طلب میں اضافے کے پیش نظر ایران سے درآمدی گیس کی دستیابی کو اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ اس تناظر میں سرحدی راستے سے باؤزرز کی آمد اور بندرگاہ پر بحری جہازوں کے ذریعے گیس کی فراہمی مارکیٹ کے لیے اہم پیش رفت ہے۔ ایل پی جی ڈیلرز کے مطابق اگر ایرانی سرحد اور سمندری راستے سے گیس کی آمد مسلسل جاری رہی تو سپلائی کی صورت حال میں واضح بہتری آسکتی ہے۔ تاہم فی کلو قیمت میں 50 سے 70 روپے تک کمی کی توقعات کا انحصار درآمدی گیس کی حقیقی دستیابی، مقامی طلب اور رسد کے توازن پر ہوگا

بقیہ 4

کے مالی معاملات کی نگرانی کر رہا تھا۔ ذرائع کیمطابق دہشت گرد کمانڈر غیر مقامی دہشت گردوں کو ژوب، شیرانی اور شعبان میں مستقل رہائش فراہم کرنے میں مدد کرتا تھا۔ عادل شاہ 2022 اور 2023 سے سیکیورٹی فورسز پر حملوں اور اغوا برائے تاوان کے لیے بھتہ خوری میں بھی ملوث رہا۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق عادل شاہ کے خلاف انسداد دہشت گردی کی عدالتوں میں 19 ایف آئی آرز درج تھیں، جبکہ اس کے سر کی قیمت 25 لاکھ روپے مقرر کی گئی تھی۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ قلعہ سیف اللہ میں فتنہ الخوارج کے اہم دہشت گرد کمانڈر کی ہلاکت سکیورٹی فورسز کی پیشہ ورانہ مہارت اور عزم کا مظہر ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گرد کمانڈر کے خلاف کارروائی سے دہشت گردوں کے نیٹ ورکس اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف مؤثر اقدامات کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔

بقیہ 5

پاکستان اور چین کے درمیان دیرینہ اسٹریٹجک تعاون کو مزید مضبوط بنانے سمیت باہمی دلچسپی کے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران نائب وزیراعظم اسحاق ڈار نے پاکستان اور چین کے درمیان ہر موسم میں قائم رہنے والی اسٹریٹجک تعاون پر مبنی شراکت داری میں مسلسل پیش رفت کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تعاون کو مزید وسعت دینے کے لیے مختلف شعبوں میں مشترکہ کوششیں جاری رکھنا ضروری ہے۔ ملاقات میں چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک)، علاقائی روابط، تجارت، سرمایہ کاری، زراعت کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور عوامی سطح پر تبادلوں سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کے فروغ پر گفتگو ہوئی۔ اسحاق ڈار نے پاکستان اور چین کے درمیان اعلیٰ سطح کے مسلسل رابطوں کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس سے نئے دور میں پاکستان اور چین کے درمیان مشترکہ مستقبل پر مبنی برادری کے تصور کو آگے بڑھانے میں مدد ملے گی۔ ملاقات میں خطے کی تازہ صورت حال پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ دونوں جانب سے پائیدار امن اور استحکام کے قیام کے لیے مذاکرات اور سفارت کاری کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ پاکستان اور چین کے درمیان دیرینہ دوستانہ تعلقات اور اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مستحکم بنانے کے لیے تمام شعبوں میں تعاون جاری رکھنے کے عزم کا بھی اعادہ کیا گیا۔

بقیہ 6

کردار پر اظہار خیال کرتے ہوئے بھارت کی داخلی صورتحال، شمال مشرقی ریاستوں، بالخصوص منی پور میں جاری شورش، شناخت کی بنیاد پر بڑھتی کشیدگی، حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں اور سماجی تقسیم پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی بنیادوں پر بڑھتی ہوئی تقسیم اور سیاسی ماحول میں عدم برداشت بھارت کے سماجی اتحاد کو کمزور کر رہی ہے۔ انہوں نے بنگلہ دیش، نیپال، سری لنکا، مالدیپ اور پاکستان سمیت متعدد پڑوسی ممالک کے ساتھ بھارت کے کشیدہ تعلقات کا بھی حوالہ دیا۔ بھارت میں طلبہ اور نوجوان مظاہرین پر پابندیوں اور مبینہ بدسلوکی سے متعلق اطلاعات پر انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل اپنے خیالات اور امنگوں کے اظہار کے لیے اپنی آوازوں کو بلند کر رہے ہیں۔ حکومتوں کو اختلاف رائے کا جواب دباؤ اور دھمکیوں کے بجائے جمہوری مکالمے سے دینا چاہیے، کیونکہ امتیازی پالیسیاں عوامی بے چینی میں اضافے کا سبب بن سکتی ہیں۔ علاقائی سلامتی کے حوالے سے سردار مسعود خان نے پاکستان، ترکیہ، قطر اور انڈونیشیا کے درمیان بڑھتے ہوئے دفاعی تعاون کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے مسلم ممالک میں خود انحصاری کے فروغ کی جانب اہم پیش رفت قرار دیا۔ انہوں نے دفاعی پیداوار، انٹیلی جنس کے تبادلے، فوجی تربیت اور مشترکہ مشقوں کے شعبوں میں تعاون کے وسیع امکانات کی نشاندہی کی۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان، ترکیہ، سعودی عرب اور دیگر شراکت دار اجتماعی سلامتی کے ایک وسیع تر نظام کی تشکیل میں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس تعاون کو خلیجی خطے تک محدود رکھنے کے بجائے مصر، کویت، بحرین، ملائیشیا اور برونائی جیسے ممالک تک وسعت دی جانی چاہیے۔ مسلم ممالک کو علاقائی کشیدگی کم کرنے کے لیے سفارت کاری جاری رکھتے ہوئے اپنے دفاع کی زیادہ ذمہ داری خود سنبھالنے کی جانب بڑھنا چاہیے۔ انہوں نے امریکہ اور ایران کے درمیان مذاکرات کی بحالی اور خلیج میں بحری سلامتی کے تحفظ کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ پاکستان کے عالمی مقام پر گفتگو کرتے ہوئے سردار مسعود خان نے کہا کہ ملک کی سیاسی اور عسکری قیادت نے بڑی عالمی طاقتوں کے ساتھ روابط کو مضبوط بنانے میں کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے امریکہ اور ایران کو براہ راست مذاکرات کی جانب لانے کے لیے پاکستان کی سفارتی کوششوں کو اہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کامیابیوں کو تاریخ دانوں، مصنفین اور تحقیقی اداروں کے ذریعے دستاویزی شکل دے کر ادارہ جاتی سطح پر محفوظ کیا جانا چاہیے۔ تاہم، انہوں نے خبردار کیا کہ سفارتی اور دفاعی کامیابیوں کو معاشی ترقی میں تبدیل کرنا ضروری ہے۔ ان کے مطابق سیاسی اتحاد، پالیسیوں کا تسلسل، صنعتی اور زرعی ڈھانچے کی مضبوطی اور جدید ٹیکنالوجی کا وسیع استعمال پاکستان کی ترقی کے لیے ناگزیر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو اپنی تزویراتی صلاحیتوں کے ساتھ معاشی اثر و رسوخ بڑھانے کے لیے خلیجی ممالک، وسطی ایشیا، ترکیہ اور وسیع تر مشرقِ وسطیٰ کے ساتھ تجارتی روابط بھی وسعت دینا ہوں گے۔

بقیہ 7

وابستہ ایک جانی پہچانی شخصیت بھی رخصت ہوگئی۔ مرحوم تحریکِ آزادی کے گولڈ میڈلسٹ رہنما شیخ فضل الٰہی راٹھور کے فرزند تھے اور ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے تھے جس کی شناخت تحریکِ آزادی سے وابستگی اور علاقائی وسماجی تعلقات کے حوالے سے رہی ہے۔ عزیز احمد راٹھور کی نماز جنازہ بلیاہ قبرستان کی جنازہ گاہ میں ادا کی گئی، جس میں تاجر برادری، سول سوسائٹی، شہریوں، عزیز و اقارب اور خاندان کے افراد نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ نمازِ جنازہ کے بعد انہیں راٹھور راجپوت خاندان کے آبائی قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ مختلف حلقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی بڑی تعداد میں شرکت مرحوم کے وسیع تعلقات، سماجی مقام اور لوگوں کے دلوں میں ان کے لیے موجود احترام کی عکاس تھی۔ مرحوم عزیز احمد راٹھور، عدیل راٹھور مقیم لوٹن، عتیق راٹھور، عقیل راٹھور اور نبیل راٹھور کے والد محترم تھے۔ وہ نیاز راٹھور ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان، شوکت راٹھور، ممتاز راٹھور، اختر راٹھور، انیل راٹھور، نوید خورشید، ہارون خورشید راٹھور اور ارشاد راٹھور کے چچا تھے۔ الیاس راٹھور، ذکاء راٹھور، ڈاکٹر ندیم راٹھور، ایڈیٹر جموں وکشمیر شہزاد راٹھور، شکیل راٹھور، ڈاکٹر ذیشان راٹھور اور راحیل راٹھور ان کے بھانجے ہیں۔ عزیز احمد راٹھور کی شخصیت کا نمایاں پہلو ان کی ہردلعزیزی تھی۔ ان کی پہچان کاروباری سرگرمیوں کے ساتھ ایک ایسی سماجی شخصیت کی بھی تھی جسے خاندان اور شہر میں احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ لوگوں کے ساتھ تعلق اور معاشرتی زندگی میں ان کی موجودگی نے انہیں ایک مانوس اور معتبر نام بنایا۔ ان کی وفات ایک ایسے بزرگ کی جدائی ہے جس کے ساتھ خاندان کی متعدد نسلوں کے رشتے، یادیں اور وابستگیاں جڑی ہوئی تھیں۔ راٹھور خاندان کے سربراہ کی حیثیت سے مرحوم کو ایک خاص مقام حاصل تھا۔ اولاد، بھتیجوں، بھانجوں اور دیگر عزیز و اقارب پر مشتمل وسیع خاندان کے لیے ان کی موجودگی بزرگوں کے سائے اور خاندانی تسلسل کی علامت تھی۔ خاندان کے ایسے بزرگ اپنی ذات کے ساتھ رشتوں کی ایک پوری دنیا سمیٹے ہوتے ہیں؛ ان کی رخصتی کے بعد ان سے وابستہ یادیں، ان کی محفلوں کا تذکرہ اور ان کی موجودگی کا احساس دیر تک زندہ رہتا ہے۔ عزیز احمد راٹھور کا نام بھی ان کے اہلِ خانہ کے لیے اسی محبت، احترام اور وابستگی کے ساتھ یاد رکھا جائے گا۔ مرحوم کو تحریکِ آزادی کے گولڈ میڈلسٹ رہنما شیخ فضل الٰہی راٹھور کا فرزند ہونے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔ یہ نسبت ان کے خاندانی تعارف کا ایک اہم اور قابلِ فخر حوالہ تھی۔ ان کی شخصیت میں ایک معروف خاندان کے بزرگ، کاروباری فرد اور سماجی تعلقات رکھنے والی ہردلعزیز ہستی کے حوالے یکجا تھے۔ ان کی وفات سے خاندان کی بزرگ نسل کی ایک اہم کڑی جدا ہوگئی ہے، جس کی کمی بالخصوص ان کے بیٹوں اور قریبی عزیز و اقارب کے لیے گہرے دکھ کا باعث ہے۔ کوٹلی کی کاروباری وسماجی زندگی میں عزیز احمد راٹھور کی شناخت انہیں مختلف حلقوں سے جوڑتی تھی۔ ان کی نمازِ جنازہ میں تاجروں، سول سوسائٹی اور عام شہریوں کی شرکت نے اس تعلق کو نمایاں کیا۔ کسی شخصیت کی آخری رسومات میں مختلف طبقات کی موجودگی اس بات کا اظہار ہوتی ہے کہ اس کے تعلقات کا دائرہ خاندان سے آگے معاشرے تک پھیلا ہوا تھا۔ مرحوم کے جنازے میں شہریوں کی بڑی تعداد میں شرکت بھی ان کی اسی سماجی وابستگی اور مقبولیت کی عکاسی کرتی ہے۔ عزیز احمد راٹھور کی جدائی ان کے اہلِ خانہ کے لیے ایک گہرا صدمہ ہے۔ ان کے بیٹوں کے لیے والد کا سایہ، بھتیجوں اور بھانجوں کے لیے ایک قابلِ احترام بزرگ اور خاندان کے لیے اس کے سربراہ کی کمی ہمیشہ محسوس کی جائے گی۔ ان کی زندگی سے وابستہ محبت بھری یادیں اور ان کا باوقار خاندانی و سماجی تعارف ان کے ذکر کو زندہ رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم عزیز احمد راٹھور کی مغفرت فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے بیٹوں، تمام اہلِ خانہ اور عزیز و اقارب کو یہ صدمہ صبر و حوصلے کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ 8

اعزازی شیلڈز تقسیم، آزاد جموں وکشمیر کے 79ویں یومِ تاسیس کے موقع پر ریسکیو 1122 میرپور کے زیر اہتمام ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی، جس میں معرکہ حق کے دوران نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسر ریسکیو 1122 میرپور سردار نجم سدوزئی و دیگر نے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات میں تعریفی اسناد اور اعزازی شیلڈز تقسیم کیں۔ تقریب میں پروفیسر وجاہت رشید بیگ، عرفان رشید، مرزا ظہیر اقبال مرزا، چوہدری ملک انقلابی، صحافیوں، سماجی و فلاحی رہنماؤں، سول ڈیفنس کے نمائندگان اور ریسکیو 1122 کے اہلکاروں نے شرکت کی۔ اس موقع پر خدمات کے اعتراف میں سردار نجم سدوزئی کو اعزازی شیلڈز بھی پیش کی گئی، مقررین نے یومِ تاسیس کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے قومی یکجہتی، جذبہ حب الوطنی اور عوامی خدمت کے عزم کا اظہار کیا۔ انہوں نے ہنگامی حالات میں ریسکیو 1122 کی خدمات کو سراہتے ہوئے شہریوں کے تحفظ اور خدمتِ خلق کے لیے اپنا کردار جاری رکھنے پر زور دیا۔

بقیہ 9

طارق نے 'آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پہ اڑنا' کے عنوان سے خطاب میں کہا کہ دین اسلام کے اصول وضوابط واضح ہیں ان پر سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا، امت مسلمہ جو اجنبی ہو چکی تھی اہل غزہ نے اسے دوبارہ پہچان دی۔ انہوں نے مزید کہا کہ بہت سی جماعتیں میدان میں آئیں بعد از شکست ختم ہوگئیں مگر جماعت اسلامی کو جن عناصر نے آج تک زندہ رکھا ہے وہ نظریہ، خدمت اور کردار ہیں، جماعت اسلامی اسلامی انقلاب کا نعرہ ہے اور حافظ نعیم الرحمن نے مہنگائی کے خلاف آواز اٹھا کر اسلامی انقلاب کا مطلب سمجھا دیا۔ قدسیہ ناموس ناظمہ حلقہ خواتین جماعت اسلامی اسلام آباد نے خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم خوبصورت اجتماعیت سے جڑے لوگ ہیں۔

بقیہ 10

تعمیر و مرمت کو بھی ترجیحی بنیادوں پر پلان کا حصہ بنایا جائے، تاکہ شہریوں کو آمدورفت کی مشکلات سے نجات مل سکے

بقیہ 11

والے اہم موضوعات میں شامل رہی، تاہم میٹنگ میں ہونے والی تقاریر اور گفتگو کی تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی ذیلی تنظیم پیپلز یوتھ آرگنائزیشن نوجوانوں کو سیاسی سرگرمیوں میں شامل کرنے اور انہیں تنظیمی سطح پر متحرک رکھنے کے لیے کام کرتی ہے۔ بلدیاتی انتخابات کے تناظر میں نوجوان کارکنوں کی شمولیت کو مقامی سطح پر عوامی رابطوں اور سیاسی سرگرمیوں کا ایک اہم حصہ سمجھا جاتا ہے۔ اسلام آباد میں بلدیاتی نظام شہری مسائل کے حل، صفائی ستھرائی، پانی کی فراہمی، گلیوں اور سڑکوں کی بہتری اور دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی کے حوالے سے اہمیت رکھتا ہے۔ بلدیاتی نمائندے مقامی آبادی کے مسائل متعلقہ اداروں تک پہنچانے اور ان کے حل کے لیے کردار ادا کرتے ہیں۔ سیاسی جماعتوں کی جانب سے بلدیاتی انتخابات کے موقع پر تنظیمی رابطوں اور عوامی سطح پر سیاسی سرگرمیوں کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اس تناظر میں کارنر میٹنگز کارکنوں کو یکجا کرنے، مقامی امور پر گفتگو اور انتخابی تیاریوں کے حوالے سے رابطے کا ذریعہ بنتی ہیں

بقیہ 12

اور قومی شعور کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ مقررین نے کہا کہ پاکستان اور آزاد کشمیر کے عوام کے درمیان تاریخی، نظریاتی اور جذباتی وابستگی موجود ہے۔ ملکی سلامتی، دفاع اور استحکام کے لیے قومی اداروں کا کردار اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ قومی یکجہتی کے فروغ، دفاعِ وطن اور خطے کی تعمیر وترقی کے لیے ہر سطح پر اپنا کردار ادا کیا جائے گا۔ اس موقع پر منعقدہ تقریبات میں مقررین نے تحریکِ آزادی کشمیر کے شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور آزاد جموں وکشمیر کے عوام کے درمیان رشتۂ اخوت، محبت اور یکجہتی ناقابلِ تسخیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کشمیری عوام کی امیدوں کا مرکز اور ان کی حق خودارادیت کی جدوجہد میں ایک اہم معاون ہے۔ مقررین نے کہا کہ 24 اکتوبر 1947ء کشمیری عوام کی تاریخ کا ایک اہم دن ہے، جب آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر کا قیام عمل میں آیا۔ اس دن کی اہمیت ہمیں تحریکِ آزادی کے مقاصد کی تکمیل، قومی اتحاد اور مقبوضہ جموں وکشمیر کے عوام کی جدوجہد کے ساتھ وابستگی کی یاد دلاتی ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ کشمیری عوام اپنے بنیادی حق، حقِ خودارادیت کے حصول تک جدوجہد جاری رکھیں گے اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ کشمیری عوام کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ان کا حق دلانے کے لیے مؤثر کردار ادا کرے۔ مقررین نے کہا کہ قومی یکجہتی، باہمی اتحاد اور پاکستان و آزاد کشمیر کے مضبوط تعلقات ہی خطے میں امن، استحکام اور ترقی کی بنیاد ہیں۔ تقریب کے اختتام پر ڈپٹی کمشنر جہلم ویلی عفت اعظم نے دیگر شرکاء کے ہمراہ یوم تاسیس کی مناسبت سے کیک کاٹا۔ تقریب میں ضلعی انتظامیہ، چیئرمین ضلع کونسل چیئرمین بلدیہ، پولیس، محکمہ صحت، ریسکیو 1122، سول ڈیفنس، سوشل ویلفیئر اور دیگر سرکاری محکموں کے آفسران و ملازمین، وکلاء، صحافیوں، بلدیاتی نمائندوں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے شرکت کی، یوم تاسیس کی تقریبات کے ذریعے اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ آزاد کشمیر کے عوام اپنے اسلاف کی قربانیوں کو یاد رکھتے ہوئے تحریکِ آزادی کشمیر کی تکمیل، حقِ خودارادیت کے حصول، قومی یکجہتی اور خطے کی ترقی و خوشحالی کے لیے اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ سب ڈویژن ساہنی میں آزاد کشمیر کا 79 واں یوم تاسیس بھرپور جوش وجذبے اور قومی و ملی یکجہتی کے ساتھ منایا گیا اس سلسلے میں مرکزی تقریب تحصیل ہیڈکوارٹر ساہنی میں منعقد ہوئی، جس کی صدارت اسسٹنٹ کمشنر ساہنی چوہدری سہیل بشیر نے کی، صبح 10 بجے ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی، جس کے بعد سائرن بجا کر تقریب کا باقاعدہ آغاز کیا گیا اسسٹنٹ کمشنر ساہنی چوہدری سہیل بشیر اور ڈی ایس پی راجہ ذوالفقار احمد نے پرچم کشائی کی، جبکہ پولیس کے چاق و چوبند دستے نے قومی و ریاستی پرچموں کو سلامی پیش کی، تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی گئی۔ تقریب سے اسسٹنٹ کمشنر ساہنی چوہدری سہیل بشیر، چوہدری منیر اللہ ایڈووکیٹ، چیئرمین چوہدری عبدالرحمان سدھو، رحمت پاشا و دیگر نے خطاب کرتے ہوئے یوم تاسیس کی تاریخی اہمیت پر روشنی ڈالی مقررین نے کشمیر کی مکمل آزادی، مقبوضہ جموں وکشمیر کے عوام کے ساتھ بھرپور اظہار یکجہتی اور حق خودارادیت کی جدوجہد میں ان کی حمایت جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا، مقررین کا کہنا تھا کہ کشمیری عوام کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی اور آزاد مستقبل کشمیری عوام کی دیرینہ خواہش ہے انہوں نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم کا سامنا کرنے والے کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہمدردی اور یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کشمیری عوام کی منزل آزادی ہے اور پاکستان کشمیریوں کی امیدوں، محبتوں اور وابستگی کا مرکز ہے یوم تاسیس تقریب میں چیئرمین ٹاؤن کمیٹی راجہ ذوالقرنین خان، چیئرمین چوہدری عبدالرحمن سدھو، سابق صدر بار چوہدری منیر اللہ ایڈووکیٹ، رینج آفیسر کامران خالق، تحصیلدار چوہدری محمد ذوالفقار، راجہ نجیر رحمان ایڈووکیٹ، مینجر دربار باباشادی شہید قاری علامہ نثار احمد، راجہ صداقت خان، سابق ڈسٹرکٹ کونسلر چوہدری محمد نسیم، سابق چیئرمین چوہدری محمد اسلم، ویٹرنری آفیسر ڈاکٹر شاہد اقبال سمیت وکلا، بلدیاتی نمائندگان، میڈیا نمائندگان، سول سوسائٹی کے افراد شریک ہوئے، 24 اکتوبر 2026 آزاد کشمیر کے 79ویں یوم تاسیس کے موقع پر مرکزی تقریب پوسٹ گریجویٹ کالج پلندری میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں ڈپٹی کمشنر سدھنوتی یاسر ریاض اور سپرینٹنڈنٹ پولیس سدھنوتی محمد صدیق نے پرچم کشائی کی اور پولیس کے چاک و چوبند دستے نے سلامی پیش کی۔ تقریب میں سیاسی وسماجی شخصیات سمیت عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ سدھنوتی (پی آئی ڈی) 24 اکتوبر 2026 چیف جسٹس عدالت العالیہ آزاد جموں وکشمیر جسٹس سردار لیاقت حسین نے آزاد کشمیر کے 79ویں یوم تاسیس کے موقع پر پلندری میں پرچم کشائی کی۔ اس موقع پر پولیس کے چاک و چوبند دستے نے سلامی پیش کی۔ پرچم کشائی کی تقریب میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج پلندری محمد فاروق، ڈپٹی کشمیر سدھنوتی یاسر ریاض، سپرینٹنڈنٹ پولیس سدھنوتی محمد صدیق، سینئر سول جج، سدھنوتی بار ایسوسی ایشن کے نمائندوں، وکلاء سمیت دیگر نے شرکت کی۔ آزاد جموں وکشمیر بھر کی طرح ضلع کوٹلی میں بھی آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر کا 79 واں یوم تاسیس قومی جوش وجذبے اور عقیدت واحترام کے ساتھ منایا گیا۔ اس سلسلے میں ڈپٹی کمشنر آفس کوٹلی کے سبزہ زار میں ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی، جس میں وزراء حکومت، ضلعی انتظامیہ کے افسران، پولیس حکام، مختلف محکموں کے سربراہان اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے شرکت کی۔ تقریب کے مہمانانِ خصوصی وزیر حکومت برائے صنعت و حرفت، سیاحت، معدنی وسائل، کھیل، امور نوجوانان وٹیوٹا چوہدری عبدالرحمن آرائیں اور وزیر حکومت برائے مال، بورڈ آف ریونیو و بحالیات راجہ محمد ریاست خان تھے، جبکہ تقریب کی صدارت ڈپٹی کمشنر کوٹلی محمد عثمان صارم نے کی۔ تقریب کے آغاز پر صبح 8 بج کر 58 منٹ پر سائرن بجایا گیا، جس کے بعد وزراء حکومت چوہدری عبدالرحمن اور راجہ محمد ریاست خان نے ڈپٹی کمشنر محمد عثمان صارم اور ایس پی چوہدری عدیل احمد لنگڑیسل کے ہمراہ پرچم کشائی کی۔ اس موقع پر پولیس کے چاق و چوبند دستے نے قومی پرچم کو سلامی پیش کی، جبکہ پاکستان اور آزاد جموں وکشمیر کے قومی ترانے پیش کیے گئے۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس کی سعادت سید سبت الحسن نے حاصل کی، جبکہ احسان شفیع نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں ہدیۂ نعت پیش کیا۔ طالبہ افشین اور ان کے ساتھیوں نے یوم تاسیس کے حوالے سے ترانہ پیش کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر حکومت چوہدری عبدالرحمن آرائیں نے کہا کہ 24 اکتوبر ہماری قومی تاریخ کا ایک اہم دن ہے، جو ہمارے اسلاف کی بے مثال قربانیوں، لازوال جدوجہد اور عزم واستقلال کی یاد دلاتا ہے۔ آزاد خطہ ہمارے بزرگوں کی جدوجہد اور قربانیوں کا ثمر ہے، جہاں عوام آزادی کی نعمتوں سے مستفید ہو رہے ہیں انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر کے عوام پورے جوش وجذبے کے ساتھ یوم تاسیس منا رہے ہیں، جبکہ دوسری جانب مقبوضہ جموں وکشمیر کے عوام بھارتی مظالم اور جبر واستبداد کا سامنا کر رہے ہیں۔ بھارت خود کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت قرار دیتا ہے، لیکن مقبوضہ کشمیر کو فوجی چھاؤنی میں تبدیل کر کے اس کے جمہوری دعوؤں کی نفی کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے بیرونِ ملک، خصوصاً برطانیہ میں بھی بھارتی مظالم کو بے نقاب کرنے اور کشمیری عوام کے حق میں آواز بلند کرنے کی کوشش کی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عالمی سطح پر بھارت کے مظالم کو اجاگر کرنے اور کشمیریوں کے حق خودارادیت کے لیے جدوجہد جاری رکھی جائے۔ چوہدری عبدالرحمن نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) قائد میاں محمد نواز شریف کے وژن کے مطابق آزاد کشمیر میں تعمیر وترقی کے عمل کو آگے بڑھائے گی۔ ترقیاتی منصوبوں پر کام کی رفتار تیز کرتے ہوئے رکے ہوئے منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے گا اور عوام کو درپیش مسائل کے حل کے لیے بھرپور اقدامات کیے جائیں گے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت عوام کو مایوس نہیں کرے گی اور خطے کی ترقی وخوشحالی کے لیے اپنی ذمہ داریاں ادا کرتی رہے گی۔ وزیر مال، بحالیات وریونیو بورڈ راجہ محمد ریاست خان نے تقریب کے انعقاد پر ضلعی انتظامیہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ 24 اکتوبر ہماری تاریخ کا وہ روشن باب ہے جو ڈوگرہ سامراج کے خلاف ہمارے اسلاف کی جدوجہد، قربانیوں اور حصول آزادی کے غیر متزلزل عزم کی یاد دلاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر کا موجودہ خطہ ہمارے بزرگوں کی بے مثال قربانیوں کے نتیجے میں حاصل ہوا اور آج بھی بیس کیمپ کی حیثیت سے مقبوضہ جموں وکشمیر کی آزادی کے لیے جدوجہد جاری ہے۔ انہوں نے غازی کشمیر سردار فتح محمد خان، راجہ سخی دلیر اور کرنل محمود خان سمیت تحریک آزادی کے جملہ شہدا کو ان کی جدوجہد پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان عظیم شخصیات اور دیگر قومی ہیروز کی قربانیاں ہماری تاریخ کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ یہ خطہ ایمان، عزم اور آزادی کے جذبے کے تحت حاصل کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے کردار اور طرزِ عمل کا جائزہ لیتے ہوئے قومی اتحاد، باہمی احترام اور اجتماعی ذمہ داری کے جذبے کے ساتھ آگے بڑھنا ہوگا۔ انہوں نے پاکستان کی دفاعی صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ملک کا مضبوط دفاع اور مسلح افواج کی قربانیاں قومی سلامتی اور استحکام کی ضمانت ہیں۔ سابق وزیر مال سردار فاروق سکندر خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ ڈوگرہ سامراج سے آزادی حاصل کرنے کے لیے ہمارے اسلاف نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور بے شمار قربانیاں دیں۔ یوم تاسیس ہمیں ان قربانیوں کی یاد تازہ کرنے کے ساتھ ساتھ قومی یکجہتی اور اتحاد کو مضبوط بنانے کا پیغام دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آزاد کشمیر میں باہمی تعاون اور افہام وتفہیم کے ذریعے اختلافات اور افراتفری کا خاتمہ کر کے خطے کو ترقی و خوشحالی کی راہ پر گامزن کرنا ہوگا۔ حریت رہنما محمود قریشی ایڈووکیٹ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی اپنے منطقی انجام تک پہنچے گی اور پاکستان کی حمایت وسرپرستی سے مقبوضہ جموں وکشمیر کے عوام کو حق خودارادیت حاصل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور آزاد کشمیر کی ترقی وخوشحالی کو کوئی طاقت نہیں روک سکتی، جبکہ کشمیری عوام اپنے بنیادی حقوق اور آزادی کے حصول کے لیے پرعزم ہیں۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر جمشید بخاری نے تقریب میں شرکت کرنے والے مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب کے دوران وزراء حکومت، ضلعی انتظامیہ اور دیگر معزز مہمانوں نے یوم تاسیس کا کیک بھی کاٹا۔ تقریب میں سابق وزیر مال سردار فاروق سکندر خان، ریٹائرڈ جج چوہدری اسحاق، ایس پی عدیل احمد لنگڑیال، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر چوہدری نزاکت، ڈی ایس پیز چوہدری محمد شہزاد اور سردار سہیل یوسف، اسسٹنٹ کمشنر قیصر اسلم، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر جمشید بخاری، ایم ایس سردار نصراللہ، ایکسین مرزا رضوان شبیر، لیگل ممبر انوائرمنٹل ٹربیونل نصیر راٹھور، آفیسر ریلیف چوہدری ہارون راجہ، چیف آفیسر ملک نواز، چیف آفیسر تنویر میراں، ڈپٹی ڈی او یاسمین اختر، تحصیل دار چوہدری ایوب، نائب تحصیل دار سردار حاسد ریاض، ڈپٹی میئر بلدیہ راجہ ریاست، پی آر او ٹو منسٹر ملک عبدالقیوم، اسٹیٹ آفیسر کے ڈی اے ملک ممتاز، ممبران ضلع کونسل ملک احتشام اور اعجاز مغل سمیت مختلف محکموں کے افسران اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے شرکت کی۔ تقریب کے اختتام پر پاکستان کی ترقی و خوشحالی، مقبوضہ جموں وکشمیر کی آزادی، شہدائے کشمیر کے درجات کی بلندی اور ملک وخطے کے امن واستحکام کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ آزاد جموں وکشمیر کے 79ویں یوم تاسیس کے موقع پر آزاد جموں وکشمیر سپریم کورٹ سرکٹ برانچ میرپور کے سبزہ زار میں پرچم کشائی کی پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ چیف جسٹس آزاد جموں وکشمیر جسٹس راجہ سعید اکرم خان نے پرچم کشائی کی۔ اس موقع پر جج سپریم کورٹ جسٹس خالد یوسف چوہدری بھی موجود تھے۔ آزاد جموں وکشمیر پولیس کے چاق و چوبند دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا اور سلامی دی۔ پرچم کشائی کی تقریب میں سابق چیف جسٹس آزاد جموں وکشمیر جسٹس (ر) اعظم خان، سابق ایڈہاک جج سپریم کورٹ جسٹس مسعود اے شیخ، سابق جج ہائی کورٹ جسٹس (ر) چوہدری جہانداد، سابق جج ہائی کورٹ جسٹس (ر) رشید سلہریا، ایڈووکیٹ جنرل آزاد کشمیر راجہ ندیم خان، رجسٹرار ہائی کورٹ راجہ شمیریز خان، ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میرپور جہانگیر احمد جرال، سابق وزیر حکومت میڈم نبیلہ ایوب، صدر سپریم کورٹ بار فیاض حیدر نوابی ایڈووکیٹ، صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن بابر علی خان ایڈووکیٹ، صدر بار بھمبر چوہدری گلزار احمد، صدر بار ساہنی جاوید اختر، سابق سیکرٹری جنرل سپریم کورٹ بار چوہدری زاہد حسین، سابق سیکرٹری جنرل سپریم کورٹ بار چوہدری راشد بشیر ایڈووکیٹ، سابق صدر ہائی کورٹ بار وسیم یونس ایڈووکیٹ سمیت سپریم کورٹ رجسٹری برانچ میرپور کے افسران وملازمین، سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور ڈسٹرکٹ بار کے سینئر وکلا اور ڈویژنل وضلعی انتظامیہ کے افسران وصحافیوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ ملک بھر کی طرح ضلع نیلم میں بھی آزاد جموں وکشمیر کا 79 واں یوم تاسیس قومی جوش وجذبے اور تجدید عہد کے ساتھ منایا گیا۔ اس سلسلے میں مرکزی تقریب ڈسٹرکٹ کمپلیکس آٹھمقام میں منعقد ہوئی، جس میں ڈپٹی کمشنر نیلم چوہدری اقبال حسن، کمانڈنگ آفیسر، ایس پی، اسسٹنٹ کمشنر آٹھمقام چوہدری بشارت، ڈائریکٹر نیلم کیمپس یونیورسٹی آف آزاد جموں وکشمیر ڈاکٹر لعل حسین، پرنسپل آٹھمقام ڈگری کالج خورشید انور، مہتمم برقیات سکندر مغل، آفیسر اطلاعات محمد حنیف، صدر پرائیویٹ سکول ایسوسی ایشن آفتاب تبسم، ضلعی افسران، اساتذہ، طلبہ، تاجران، صحافیوں، وکلاء اور سول سوسائٹی کے نمائندوں نے شرکت کی۔ دن کا آغاز مساجد میں ملکی سلامتی و استحکام، مقبوضہ جموں وکشمیر کی آزادی اور تحریک آزادی کے شہداء کے ایصال ثواب کے لیے دعاؤں اور فاتحہ خوانی سے ہوا۔ چلہانہ سے تاوبٹ تک جگہ جگہ تقریبات کا انعقاد۔ تعلیمی اداروں میں بھی خصوصی طور پر تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔ مرکزی تقریب کا آغاز صبح 10 بجے سائرن بجا کر ایک منٹ کی خاموشی سے کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر چوہدری اقبال حسن، کمانڈنگ آفیسر اور ایس پی نے قومی وریاستی پرچم لہرائے، جبکہ پولیس کے چاق وچوبند دستے نے سلامی پیش کی۔ اس موقع پر قومی وریاستی ترانے پیش کئے گئے۔ تقریب کی نظامت کے فرائض صدر تنظیم غیر جریدہ ملازمین نیلم مشکور رانا نے سرانجام دیے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر نیلم چوہدری اقبال حسن نے کہا کہ 24 اکتوبر 1947ء ہماری قومی تاریخ کا ایک فیصلہ کن دن ہے، جب کشمیری قیادت اور عوام نے ڈوگرہ حکمرانوں کے جبر کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے آزاد حکومتِ ریاست جموں وکشمیر کی بنیاد رکھی۔ یہ دن ہمارے اسلاف کی قربانیوں، غیر متزلزل عزم اور حقِ آزادی کے لیے جدوجہد کی علامت ہے۔ آزاد کشمیر بھر کی طرح ضلع جہلم ویلی میں بھی آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر کا 79 واں یوم تاسیس قومی جوش وجذبے، عقیدت واحترام اور تحریک آزادی کشمیر کی تکمیل کے عزم کی تجدید کے ساتھ منایا گیا، اس سلسلے میں ضلعی ہیڈکوارٹر ہٹیاں بالا میں مرکزی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں ڈپٹی کمشنر جہلم ویلی عفت اعظم، ایس پی عطاء الرحمان نے بطور مہمان خصوصی شرکت کرتے ہوئے پرچم کشائی کی، اس موقع پر پولیس کے چاق و چوبند دستے نے سلامی پیش کی، جبکہ طلبہ وطالبات نے ملی نغمے پیش کیے، تقریب میں آزاد جموں وکشمیر، پاکستان کے قومی ترانے بھی پیش کیے گئے، یوم تاسیس کے موقع پر دن کا آغاز نماز فجر کے بعد مساجد میں خصوصی دعاؤں سے ہوا، مقبوضہ جموں وکشمیر کی آزادی، پاکستان کی سلامتی و استحکام، شہدائے کشمیر کے درجات کی بلندی کے لیے بھی خصوصی دعائیں کی گئیں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ 24 اکتوبر 1947ء آزاد کشمیر کی تاریخ کا ایک اہم دن ہے، جو ہمارے اسلاف کی لازوال قربانیوں، عزم و استقلال، جدوجہد آزادی کی یاد دلاتا ہے، آزاد خطے کا قیام ان قربانیوں کا ثمر ہے جنہیں کشمیری قوم ہمیشہ یاد رکھے گی، ہمارے آباؤ اجداد نے آزادی کی جو شمع روشن کی اسے منزل مقصود تک پہنچانا موجودہ نسل کی قومی ذمہ داری ہے، مقررین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مقبوضہ جموں وکشمیر کے عوام کو حق خودارادیت ملنے تک کشمیریوں کی جدوجہد جاری رہے گی، انہوں نے شہدائے تحریک آزادی، غازیوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کی قربانیاں کشمیری قوم کے لیے مشعل راہ ہیں، مقررین نے مسئلہ کشمیر کے منصفانہ، پُرامن حل کے لیے اتحاد، یکجہتی، قومی شعور کی اہمیت پر بھی زور دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان، آزاد کشمیر کے عوام کے درمیان تاریخی، نظریاتی، جذباتی وابستگی موجود ہے آزاد جموں وکشمیر کے 79ویں یوم تاسیس کے موقع پر بریگیڈ 32 کے زیر انتظام علاقے میں کیرن آزادی یادگار، سیکٹر دودھنیال اور گورنمنٹ ڈگری کالج شاردہ میں پروقار تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔ تقریبات میں قومی جذبے، حب الوطنی اور روایتی جوش وخروش کا اظہار کیا گیا، جبکہ تحریکِ آزادی کشمیر کے شہداء اور بانی رہنماؤں کی قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ کیرن آزادی یادگار، سیکٹر دودھنیال میں منعقدہ تقریب میں کمانڈر بریگیڈ 32، سیکرٹری منصوبہ بندی و ترقیات آزاد جموں وکشمیر اور سول انتظامیہ ضلع نیلم کے سربراہ نے شرکت کی۔ اس موقع پر تحریکِ آزادی کشمیر کے شہداء اور بانی رہنماؤں کی یاد میں پھولوں کی چادریں چڑھائی گئیں اور پاکستان و آزاد جموں وکشمیر کے قومی ترانے پیش کیے گئے صدر پاکستان پیپلز پارٹی آزاد کشمیر و قائد حزب اختلاف چوہدری محمد یاسین نے آزاد حکومتِ ریاست جموں وکشمیر کے یوم تاسیس کے موقع پر اپنے خصوصی پیغام میں کہا ہے کہ 24 اکتوبر کشمیری قوم کی لازوال جدوجہد، بے مثال قربانیوں، حق خودارادیت کے عزم اور پاکستان کے ساتھ غیر متزلزل وابستگی کی روشن علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ 24 اکتوبر 1947ء ہماری قومی تاریخ کا اہم سنگ میل ہے، جو آزادی، قومی تشخص اور اپنے سیاسی مستقبل کے تعین کے لیے کشمیری عوام کی تاریخی جدوجہد کی یاد دلاتا ہے۔ یہ دن ہمیں اپنے اسلاف کی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرنے اور تحریکِ آزادی کشمیر کے عظیم مقاصد کے حصول تک جدوجہد جاری رکھنے کے عزم کی تجدید کا موقع فراہم کرتا ہے۔ چوہدری محمد یاسین نے کہا کہ آزاد کشمیر کے عوام نے ہمیشہ پاکستان کے ساتھ اپنی والہانہ محبت اور لازوال رشتے کا عملی اظہار کیا ہے۔ پاکستان کشمیری عوام کی امیدوں، امنگوں اور جدوجہد کا اہم مرکز ہے، جبکہ مسئلہ کشمیر کا منصفانہ اور پُرامن حل اقوام متحدہ کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یومِ تاسیس کا تقاضا ہے کہ ہم باہمی اتحاد، سیاسی بصیرت اور قومی یکجہتی کو فروغ دیتے ہوئے آزاد کشمیر کو ایک مضبوط، خوشحال، جمہوری اور ترقی یافتہ خطہ بنانے کے لیے مشترکہ کوششیں کریں، جہاں عوام کو انصاف، روزگار، معیاری تعلیم، بہتر طبی سہولیات اور بنیادی ضروریاتِ زندگی کی فراہمی یقینی ہو۔ صدر پیپلز پارٹی آزاد کشمیر نے اس عزم کا اظہار کیا کہ پاکستان پیپلز پارٹی شہید ذوالفقار علی بھٹو اور شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کے افکار و نظریات کی روشنی میں کشمیری عوام کے حقوق کے تحفظ، جمہوریت کے استحکام، عوامی خوشحالی اور تحریکِ آزادی کشمیر کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ قومی اتحاد، جمہوری اقدار اور عوامی حقوق کا تحفظ ایک مستحکم معاشرے کی بنیاد ہیں، جنہیں مضبوط بنا کر ہی کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق روشن مستقبل کی راہ ہموار کی جاسکتی ہے۔ چوہدری محمد یاسین نے یوم تاسیس کے موقع پر آزاد کشمیر کے عوام کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ تاریخی دن ہمیں شہداء کی قربانیوں کو یاد رکھنے، اپنے قومی تشخص پر فخر کرنے اور آزادی، انصاف، ترقی وخوشحالی کے مشترکہ اہداف کے حصول کے لیے متحد رہنے کا پیغام دیتا ہے۔ آزاد جموں وکشمیر کے 79ویں یوم تاسیس کے موقع پر ڈپٹی کمشنر بھمبر سردار فیصل مغل کی سربراہی میں ڈی سی آفس کے سبزہ زار میں ایک پروقار مرکزی تقریب کا انعقاد کیا گیا

بقیہ 13

دیگر سوگواران سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ والدہ جیسی عظیم ہستی کا دنیا میں کوئی نعم البدل نہیں۔ ماں کی دعائیں، محبت، شفقت اور بے لوث قربانیاں انسان کی زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہوتی ہیں، جن کی کمی کبھی پوری نہیں ہوسکتی۔ وزیراعلیٰ اور پی آئی او رئیسہ عادل نے مرحومہ کے درجات کی بلندی، مغفرت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام کے لیے خصوصی دعا کی، جبکہ سوگوار خاندان کے لیے صبر جمیل اور اس ناقابلِ تلافی صدمے کو برداشت کرنے کی ہمت عطا کرنے کی بھی دعا کی۔ اس موقع پر گلگت بلتستان کے وزراء اور روزنامہ تبت ٹائمز کے چیف ایڈیٹر، سابق کوآرڈینیٹر وسابق وزیراعلیٰ گلگت بلتستان کے مشیر و وزیر عالم نور حیدر بھی موجود تھے۔ سردار شوکت محمود خان نے وزیراعلیٰ گلگت بلتستان اور پرنسپل انفارمیشن افیسر اور وزراء کرام کا تعزیت اور فاتحہ خوانی پر شکریہ ادا کیا

بقیہ 14

انہوں نے کہا کہ یوم تاسیس منانے کا اصل مقصد اپنے اسلاف کی قربانیوں کو یاد رکھنا، ان کے قومی مشن کو آگے بڑھانا اور تحریکِ آزادی کشمیر کے ساتھ اپنی وابستگی کی تجدید کرنا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے بزرگوں کی خدمات کو نئی نسل تک پہنچائیں تاکہ نوجوان اپنی تاریخ، قومی تشخص اور تحریکِ آزادی کی اہمیت سے آگاہ رہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس تاریخی دن پر ہمیں اس عزم کی تجدید کرنی چاہیے کہ کشمیری عوام کی امنگوں اور حقِ خودارادیت کے حصول کے لیے جدوجہد جاری رہے گی اور آزاد کشمیر کی تعمیر وترقی، خوشحالی اور استحکام کے لیے اپنا کردار ادا کیا جاتا رہے گا۔

بقیہ 15

کی اور اقوام متحدہ کے مختلف اداروں، محکمہ کھیل و امورِ نوجوانان سندھ اور دیگر سرکاری محکموں کی جانب سے قائم کیے گئے اسٹالز کا دورہ کیا۔ تقریب میں صوبائی وزیر سعید غنی، میئر کراچی مرتضیٰ وہاب، چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ سید نجم شاہ، سیکرٹری کھیل وامور نوجوانان منور علی مہیسر، ڈائریکٹر کھیل اسد اسحاق اور دیگر اعلیٰ حکام بھی موجود تھے۔ تقریب کے دوران اقوام متحدہ کے مختلف اداروں نے تعلیم، صحت، نوجوانوں کی ترقی، موسمیاتی تبدیلی، انسانی حقوق، سماجی بہبود اور پائیدار ترقی کے شعبوں میں اپنی سرگرمیوں اور جاری منصوبوں کو اجاگر کیا۔ اسٹالز کے ذریعے شہریوں کو ان اداروں کی خدمات اور عوامی فلاح وبہبود کے لیے کیے جانے والے اقدامات سے آگاہ کیا گیا۔ اس موقع پر یواین پاکستان کی کنٹری ہیڈ نے یوم اقوام متحدہ کی تقریب کے انعقاد اور انتظامات پر حکومت سندھ اور محکمہ کھیل و امورِ نوجوانان سندھ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے مختلف اداروں کو اپنی سرگرمیاں اور خدمات عوام کے سامنے پیش کرنے کے لیے پلیٹ فارم فراہم کرنے پر سندھ حکومت کے تعاون کو بھی سراہا۔ تقریب میں شہریوں، نوجوانوں، بچوں اور خاندانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور مختلف اداروں کے اسٹالز کا دورہ کیا۔ شرکا نے اسٹالز پر پیش کی جانے والی معلومات اور سرگرمیوں میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ تقریب کے انعقاد کا مقصد اقوام متحدہ اور اس کے مختلف اداروں کی خدمات، عالمی تعاون، امن، ترقی اور عوامی فلاح وبہبود کے لیے جاری اقدامات کے بارے میں عوام میں آگاہی پیدا کرنا تھا۔ اس کے علاوہ نوجوانوں کو مثبت سرگرمیوں اور ترقی کے دستیاب مواقع سے روشناس کرانا بھی تقریب کے اہم مقاصد میں شامل تھا۔

بقیہ 16

السید نے کی۔ اجلاس میں پاکستان اور قطر کے درمیان اقتصادی تعاون میں پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ اپریل 2026 میں ہونے والے پہلے اجلاس کے بعد دوطرفہ تعاون میں پیش رفت پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اجلاس میں پاکستان نے پاک خلیج تعاون کونسل آزاد تجارتی معاہدے پر جلد دستخط کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ پاکستانی حکام نے بتایا کہ معاہدے کی داخلی منظوری کا عمل مکمل ہو چکا ہے، جبکہ حتمی کارروائی جلد مکمل کرنے کے لیے قطر سے تعاون کی درخواست کی گئی۔ پاکستان نے قطر سے ہڈی والے گوشت کی برآمد پر عائد پابندی جلد ختم کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔ پاکستانی حکام کے مطابق گوشت کی برآمدات سے متعلق جانوروں کی صحت اور فوڈ سیفٹی کی جامع تکنیکی دستاویزات قطر کو فراہم کر دی گئی ہیں۔ اجلاس میں پاکستان سے قطر کو سرکاری سطح پر چاول کی فراہمی کے مجوزہ معاہدے پر بھی بات چیت ہوئی۔ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان اور قطر کی حساد فوڈ کے درمیان مجوزہ معاہدہ منظوری کے لیے وفاقی کابینہ کو بھجوا دیا گیا ہے۔ پاکستان نے قطر کو جدید زراعت، اناج ذخیرہ کرنے، کولڈ اسٹوریج اور زرعی ٹیکنالوجی کے شعبوں میں سرمایہ کاری کی دعوت دی۔ دونوں ممالک کے درمیان غذائی تحفظ کے لیے پائیدار سپلائی انتظامات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اجلاس میں الیکٹرک گاڑیوں اور نئی توانائی سے چلنے والی گاڑیوں کی صنعت میں سرمایہ کاری، مشترکہ تیاری، ٹیکنالوجی کی منتقلی اور صنعتی شراکت داری کے مواقع بھی زیر غور آئے

بقیہ 17

منصوبہ ہے، جس کی تکمیل کے لیے ان کی تحریک اور ان کے دور حکومت میں عملی اقدامات کیے گئے۔ اس منصوبے کا بنیادی مقصد عوام کو سفری سہولت فراہم کرنا، آمدورفت کو آسان بنانا اور علاقے کی معاشی وسماجی سرگرمیوں کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی فلاح کے لیے تعمیر کیے جانے والے منصوبوں سے سب سے پہلے عام شہریوں کو فائدہ پہنچنا چاہیے، نہ کہ انہیں غیر ضروری انتظار اور مشکلات سے دوچار رکھا جائے۔ سابق وزیر نے کہا کہ رٹھوعہ ہریام پل کی تعمیر مکمل ہونے کے باوجود عام عوام کے لیے اس کی بندش ایک اہم سوال ہے۔ اگر سرکاری افراد اور بیوروکریسی پل استعمال کر رہے ہیں تو پھر عام شہریوں کے لیے پابندی برقرار رکھنے کی وجوہات واضح کی جانی چاہییں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت اس حوالے سے اپنی پالیسی اور موقف عوام کے سامنے رکھے تاکہ شہریوں میں پائی جانے والی تشویش کا خاتمہ ہوسکے۔ چودھری یاسر سلطان نے مزید کہا کہ افتتاحی تقریب اپنی جگہ اہم ہوسکتی ہے، لیکن کسی عوامی منصوبے کے ثمرات عوام تک پہنچانے میں غیر ضروری تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ ان کے بقول افتتاح کے نام پر مختلف قسم کے عذر پیش کرنا اور عوام کو بنیادی سفری سہولت سے محروم رکھنا قابل قبول نہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ رسمی کارروائیوں کے بجائے عوامی مفاد کو ترجیح دے اور پل کو جلد از جلد عام ٹریفک کے لیے کھولنے کا واضح اعلان کرے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی حقوق پر شب خون مارنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام شہریوں کے ساتھ یکساں سلوک کرے اور کسی بھی عوامی سہولت تک رسائی میں غیر ضروری امتیاز پیدا نہ ہونے دے۔ اگر کسی تکنیکی، حفاظتی یا انتظامی وجہ سے پل کو مکمل طور پر کھولنے میں رکاوٹ موجود ہے تو اس کی تفصیلات سامنے لائی جائیں اور ان مسائل کو حل کرنے کے لیے واضح مدت مقرر کی جائے۔ سابق وزیر وممبر قانون ساز اسمبلی آزاد کشمیر نے موجودہ حکومت پر زور دیا کہ وہ رٹھوعہ ہریام پل کے معاملے میں دوہرا معیار ترک کرے اور عوامی مفاد کو مقدم رکھتے ہوئے فوری اقدامات کرے۔ انہوں نے کہا کہ علاقے کے عوام اس منصوبے کی تکمیل اور اس سے حاصل ہونے والی سفری سہولت کے منتظر ہیں، اس لیے حکومت کو چاہیے کہ وہ مزید تاخیر کے بجائے عوامی توقعات کا احترام کرے۔ چودھری یاسر سلطان نے اپنے مطالبے کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ رٹھوعہ ہریام پل عوام کی سہولت کے لیے تعمیر کیا گیا ہے اور اسے عام شہریوں کے لیے کھولنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ عوامی مطالبے کا مثبت جواب دے، پل کی بندش سے متعلق وجوہات واضح کرے اور عام ٹریفک کے لیے اس کی باقاعدہ بحالی یقینی بنائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ رٹھوعہ ہریام پل کو بلا تاخیر عام عوام کے لیے کھولا جائے تاکہ شہری اس اہم منصوبے سے مستفید ہوسکیں

بقیہ 18

انتقال کر گئے مرحوم کی موت کی خبر سن کر شہریوں بڑی تعداد انکی رہائش گاہ پرانی آبادی تھوتھال پہنچ گئی لوگ دھاڑیں مار مار کر روتے رہے رات آمیز مناظر، مرحوم معروف شخصیت چوہدری واجد الطاف کے والد محترم اور حسنین واجد کے دادا تھے نماز جنازہ میں وزیر حکومت آزاد کشمیر چوہدری یاسر سلطان، سابق وزیر برقیات چوہدری ارشد حسین، چیرمین پاک کشمیر سوسائٹی ہیلی فیکس برطانیہ الحاج ربنواز اختر، مرحوم چوہدری زاہد طالب، چوہدری شاہد طالب، چوہدری معروف طالب ہیلی فیکس برطانیہ کے ماموں، چوہدری نزاکت برطانیہ کے بہنوئی تھے مرحوم چوہدری ربنواز بادشاہ برطانیہ کے ماموں تھے، چوہدری قربان حسین، چوہدری غضنفر، سابق تحصیلدار چوہدری ربنواز، چوہدری جنید اختر وقاص کھڑی شریف، مرحوم کو تھوتھال چوکی والے قبرستان میں نماز جنازہ کے بعد سپرد خاک کر دیا گیا ہزاروں افراد نے شرکت کی اور کہا کہ مرحوم نرم گفتگو کے مالک اور دور اندیش انسان تھے انکی موت سے دلی صدمہ اور افسوس ہوا۔

بقیہ 19

ان کے والدین سے ملوانے، قیمتی اشیا کی بازیابی اور قومی شاہراہوں پر جرائم کی روک تھام کے لیے بھی مؤثر اقدامات کیے۔ وزارتِ مواصلات، حکومتِ پاکستان کے تحت نیشنل ہائی ویز اینڈ موٹروے پولیس کی جانب سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق پولیس نے 16 لاکھ 93 ہزار روپے مالیت کے سونے کے زیورات اور 29 لاکھ 53 ہزار روپے مالیت کے قیمتی موبائل فونز تلاش کر کے ان کے اصل مالکان کے حوالے کیے۔ اس طرح شہریوں کی گمشدہ قیمتی اشیا کی بازیابی کے ذریعے عوامی اعتماد اور دیانت داری کی روایت کو فروغ دیا گیا۔ روڈ سیفٹی اور ٹریفک قوانین سے متعلق عوامی شعور اجاگر کرنے کے لیے ملک بھر میں 252 آگاہی پروگرامز منعقد کیے گئے، جبکہ مختلف ٹول پلازوں پر 27 لاکھ 29 ہزار سے زائد شہریوں کو ٹریفک قوانین، محفوظ ڈرائیونگ اور دوران سفر احتیاطی تدابیر کے حوالے سے آگاہی فراہم کی گئی۔ موٹروے پولیس نے 33 گمشدہ بچوں کو بحفاظت ان کے والدین سے بھی ملوایا۔ پریس ریلیز کے مطابق قومی شاہراہوں پر جرائم کی روک تھام کے لیے کارروائیوں کے دوران 18 وارداتیں ناکام بنائی گئیں اور 20 ملزمان کو گرفتار کر کے متعلقہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے حوالے کیا گیا۔ کارروائیوں کے دوران 7 چوری شدہ گاڑیاں بھی برآمد کی گئیں، جبکہ تقریباً 148 کلوگرام چرس اور 155 کلوگرام افیون برآمد کر کے ملوث ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور مزید قانونی کارروائی کے لیے متعلقہ اداروں کے سپرد کر دیا گیا۔ نیشنل ہائی ویز اینڈ موٹروے پولیس کے مطابق قومی شاہراہوں پر شہریوں کو بروقت امداد کی فراہمی، ٹریفک قوانین پر عمل درآمد، جرائم کی روک تھام اور محفوظ سفر کو یقینی بنانا ادارے کی بنیادی ترجیحات ہیں۔ موٹروے پولیس عوامی خدمت کے اعلیٰ معیار، قانون کی بالادستی اور پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے تحت اپنے فرائض کی انجام دہی جاری رکھے گی

بقیہ 20

تعزیرات پاکستان مقدمہ درج کر کے ملزم کو گرفتار کر لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق افضل پور کے رہائشی محمد ابراہیم ولد چودھری لال دین نے 25 جنوری 2024ء کو تھانہ سٹی میرپور میں درخواست دی کہ ارقم نصیر ولد نصیر احمد نے کاروباری ضروریات کے لیے ان سے پہلے 10 لاکھ روپے اور بعد ازاں 15 لاکھ 77 ہزار روپے بطور ادھار حاصل کیے۔ درخواست گزار کے مطابق رقم لیتے وقت وعدہ کیا گیا تھا کہ مقررہ مدت، یعنی دو سال بعد، یہ رقم واپس کر دی جائے گی۔ درخواست گزار کا موقف ہے کہ مقررہ مدت گزرنے کے باوجود جب رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا تو مبینہ طور پر اسے بینک اسلامی کے دو چیک دیے گئے، جن میں سے ایک چیک کی مالیت 10 لاکھ روپے جبکہ دوسرے چیک کی مالیت 15 لاکھ 70 ہزار روپے تھی۔ محمد ابراہیم کے مطابق جب وہ مذکورہ چیک کیش کرانے کے لیے بینک گئے تو اکاؤنٹ میں مطلوبہ رقم موجود نہ ہونے کے باعث چیک واپس کر دیے گئے۔ درخواست گزار نے مزید موقف اختیار کیا کہ چیک واپس ہونے کے بعد جب ارقم نصیر سے رقم کی واپسی کے لیے دوبارہ رابطہ کیا گیا تو مبینہ طور پر رقم ادا کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ محمد ابراہیم کے مطابق اس سلسلے میں ملزم کو تین نوٹس بھی بھجوائے گئے، تاہم ان کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ معاملہ تھانہ سٹی میرپور پولیس کے نوٹس میں آنے کے بعد ایس ایچ او فیصل صدیق نے درخواست اور دستیاب تفصیلات کی روشنی میں کارروائی کرتے ہوئے دفعہ 489-F تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ درج کیا اور ملزم ارقم نصیر کو گرفتار کر لیا۔ موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق ملزم پر دیگر افراد کے ساتھ بھی مالی لین دین کے معاملات میں رقم کی عدم ادائیگی کے الزامات سامنے آنے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ تاہم ان الزامات کی آزادانہ تصدیق اور متعلقہ افراد کے مؤقف کی تفصیلات سامنے آنا باقی ہیں۔ شہری حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مبینہ مالی بے ضابطگیوں کے تمام پہلوؤں کی شفاف تحقیقات کی جائیں اور اگر دیگر متاثرہ افراد بھی موجود ہیں تو ان کی شکایات کا قانون کے مطابق جائزہ لیا جائے، تاکہ شہریوں کی رقوم کے تحفظ اور مالی معاملات میں اعتماد کو یقینی بنایا جا سکے۔ پولیس کی جانب سے مقدمے کے اندراج اور گرفتاری کی اطلاع کے بعد معاملہ قانونی کارروائی کے مرحلے میں داخل ہو گیا ہے۔ مقدمے میں عائد الزامات کا حتمی فیصلہ عدالت میں شواہد اور قانونی کارروائی کے بعد ہی ہوگا۔

بقیہ 21

وسماجی حلقوں کے مطابق آزاد کشمیر میں تنظیم شہری دفاع، ہنگامی حالات سے نمٹنے، عوامی تربیت، قدرتی آفات سے بچاؤ اور شہریوں کو محفوظ رکھنے کے لیے محکمہ سول ڈیفنس اور تنظیم شہری دفاع کا اپنا ایک تاریخی اور بنیادی کردار رہا ہے۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ان اداروں کی فعالیت، وسائل، تربیتی سرگرمیوں اور انتظامی حیثیت کے حوالے سے تشویش پائی جاتی ہے۔

بقیہ 22

کشمیر سے وابستگی کے ساتھ آزاد کشمیر کی صدارت جیسے اہم منصب پر بھی فائز رہے۔ ان کی زندگی اور جدوجہد نئی نسل کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ سید قیصر شیراز کاظمی نے کہا کہ یوم تاسیس منانے کا اصل مقصد اپنے اسلاف کی قربانیوں کو یاد رکھنا، ان کے قومی مشن کو آگے بڑھانا اور تحریک آزادی کشمیر کے ساتھ اپنی وابستگی کی تجدید کرنا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے بزرگوں کی خدمات کو نئی نسل تک پہنچائیں تاکہ نوجوان اپنی تاریخ، قومی تشخص اور تحریکِ آزادی کی اہمیت سے آگاہ رہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس تاریخی دن پر ہمیں اس عزم کی تجدید کرنی چاہیے کہ کشمیری عوام کی امنگوں اور حقِ خودارادیت کے حصول کے لیے جدوجہد جاری رہے گی اور آزاد کشمیر کی تعمیر و ترقی، خوشحالی اور استحکام کے لیے اپنا کردار ادا کیا جاتا رہے گا۔

بقیہ 23

سے انحراف ہو رہا ہے تو سوال یہ ہے کہ قیمتوں کی نگرانی کرنے والے ادارے کہاں ہیں؟ نرخ نامے موجود ہونے کے باوجود صارفین کو مقررہ قیمت پر گیس سلنڈر کیوں دستیاب نہیں؟ ایل پی جی گھریلو صارفین کی بنیادی ضرورت ہے، کوئی ایسی آسائش نہیں جسے مہنگا ہونے پر ترک کر دیا جائے۔ کم آمدن والے خاندان، دیہاڑی دار مزدور، طلبہ، کرایے کے مکانوں میں رہنے والے شہری اور چھوٹے کاروباری افراد پہلے ہی مہنگائی کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ ایسے میں گیس سلنڈرز کی قیمتوں میں مبینہ بے ضابطگیاں عوام کے لیے اضافی مالی عذاب بن رہی ہیں۔ عوامی حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت آزاد کشمیر، ضلعی انتظامیہ، محکمہ صنعت و تجارت اور دیگر متعلقہ ادارے فوری طور پر ایل پی جی کی فروخت کا جامع معائنہ کریں، اوگرا کے نافذ العمل نرخ نامے نمایاں مقامات پر آویزاں کرائیں، ہر دکان پر قیمت اور وزن کی جانچ یقینی بنائیں اور زائد قیمت وصول کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کریں۔ غیر قانونی ذخیرہ اندوزی، کم وزن سلنڈرز اور صارفین سے مقررہ قیمت سے زیادہ رقم وصول کرنے کی شکایات کی شفاف تحقیقات بھی کی جائیں۔ شہریوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ حکومت ایل پی جی کی قیمتوں اور دستیابی سے متعلق روزانہ کی بنیاد پر شکایات وصول کرنے کے لیے مؤثر ہیلپ لائن قائم کرے، شکایات کے فوری ازالے کا نظام بنائے اور کارروائی کے نتائج عوام کے سامنے لائے۔ اگر کسی علاقے میں سپلائی یا ترسیل کے اخراجات کی بنیاد پر مختلف نرخ لاگو ہوتے ہیں تو ان کی قانونی حیثیت اور تفصیلات بھی واضح کی جائیں تاکہ صارفین کو ابہام میں رکھ کر ناجائز منافع خوری کا راستہ بند ہو۔

بقیہ 24

مہ فوری نوٹس لیں! درخواست میں بیان کردہ الزامات کی غیر جانب دارانہ تحقیقات کر کے ریکارڈ اور مالی لین دین کی جانچ کی جائے، اور ذمہ داران ثابت ہونے پر بلاامتیاز سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ غریب مریضوں کی مجبوریوں سے مبینہ فائدہ اٹھانے والوں کو جواب دہ بنانا ہے۔ سرکاری ہسپتال عوام کی خدمت کے لیے ہیں، مبینہ ناجائز وصولیوں کے لیے نہیں

بقیہ 25

اور محمد خادم جرال نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران تنظیمی امور کا جائزہ لیتے ہوئے سعد مشتاق جرال کو نائب صدر جبکہ عمر تقویم الحسن کو سیکرٹری نشر و اشاعت مقرر کرنے کی باقاعدہ منظوری دی گئی۔ شرکائے اجلاس نے دونوں عہدیداران کو نئی ذمہ داریاں سنبھالنے پر مبارکباد پیش کی اور اس امید کا اظہار کیا کہ وہ تنظیم کے منشور اور مقاصد کو آگے بڑھانے میں بھرپور کردار ادا کریں گے۔ اس موقع پر تنظیم کے عہدیداران نے کہا کہ تنظیم جرال راجپوت کا بنیادی مقصد برادری کے افراد کو ایک مضبوط اور مؤثر پلیٹ فارم پر متحد کرنا، باہمی رابطوں کو فروغ دینا اور اجتماعی فلاح و بہبود کے لیے مثبت کردار ادا کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم کو مزید فعال اور منظم بنانے کے لیے عملی اقدامات کیے جا رہے ہیں جبکہ نوجوان نسل کو تنظیمی سرگرمیوں میں شامل کرنے اور انہیں مثبت و تعمیری کردار ادا کرنے کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ عہدیداران نے کہا کہ برادری کے مسائل کو باہمی مشاورت اور اتحاد کے ذریعے حل کرنے کے لیے تمام ممکنہ اقدامات کیے جائیں گے۔

بقیہ 26

وائرل ہو گئی۔ پولوان پنک ٹورنامنٹ ایک پولو گراونڈ میں جاری ہے جس میں 14 ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ لاہور کے ایک پولو گراؤنڈ میں ہونے والے میچ کے دوران اچانک ایک چیل گھوڑوں سے ٹکرا گئی۔

بقیہ 27

دونوں ٹیمیں کوئی گول نہ کر سکیں۔ دوسرے کوارٹر کے 21ویں منٹ میں ملائیشیا کے ناونیش پانیکر نے گول کر کے میزبان ٹیم کو برتری دلادی۔ پاکستان نے تیسرے کوارٹر میں شاندار واپسی کی۔ عدیل نے 36ویں منٹ میں گول کر کے مقابلہ ایک ایک سے برابر کیا اور پھر 43ویں منٹ میں اپنا دوسرا گول کر کے پاکستان کو دو ایک کی برتری دلادی۔ پاکستانی ٹیم میچ کے آخری کوارٹر میں اپنی برتری برقرار رکھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ 51ویں منٹ میں رانا ولید کو ریڈ کارڈ دکھا دیا گیا، جس کے باعث پاکستان کو باقی میچ ایک کھلاڑی کی کمی کے ساتھ کھیلنا پڑا۔ ملائیشیا نے اس صورتحال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے 55ویں منٹ میں محمد صالح کے گول کی بدولت مقابلہ دو دو سے برابر کر دیا، جبکہ 57ویں منٹ میں ناونیش پانیکر نے اپنا دوسرا اور ٹیم کا تیسرا گول کر کے میزبان ٹیم کو 2-3 کی فیصلہ کن برتری دلادی۔ پاکستان نے آخری لمحات میں مقابلہ برابر کرنے کی کوشش کی، تاہم کامیابی نہ مل سکی۔ پاکستان کے عدیل اور ملائیشیا کے ناونیش پانیکر نے میچ میں دو، دو گول اسکور کیے۔ سلطان آف جوہر ہاکی ٹورنامنٹ میں پاکستان کی ٹیم اپنا اگلا میچ (آج) جمعے کو جاپان کے خلاف کھیلے گی۔

بقیہ 28

اپنے نام کیا۔ اس کارکردگی کے ساتھ ہی پاکستانی ایتھلیٹ نے اپنا نیا ذاتی بہترین ریکارڈ بھی قائم کیا۔ ڈسکس تھرو کے مقابلے میں ازبکستان کے ایتھلیٹ نے سونے کا تمغہ حاصل کیا جبکہ بھارت کے ایتھلیٹ کے حصے میں کانسی کا تمغہ آیا۔ حیدر علی اس سے قبل بھی مختلف بین الاقوامی مقابلوں میں پاکستان کے لیے تمغے جیت چکے ہیں۔

Pakistan Journalists Forum-KSA

روزنامہ وطن وائس اوورسیز ٹیم

امیر محمد خان — ریذیڈنٹ ایڈیٹر بحرین
الیاس رحیم — ریذیڈنٹ ایڈیٹر: سعودی عرب
ایم ایم عالم — ریذیڈنٹ ایڈیٹر: برطانیہ
نواز مجید — ریذیڈنٹ ایڈیٹر: یورپ

وطن اور وطن سے دور بسنے والوں کی حقیقی اور مؤثر آواز
Email:watanvoicedigital@gmail.com Cell: +923175526830
روزنامہ وطن وائس Daily WATAN VOICE Digital
چیف ایڈیٹر: چوہدری معروف حسین



انتظار میں کمی، خدمات کی فراہمی میں نمایاں بہتری

جدہ قونصلیٹ کا نیا اپائنٹمنٹ سسٹم کامیاب

پاکستان قونصلیٹ جدہ، وزارت خارجہ پاکستان کا بیرون ملک سب سے بڑا مشن ہے، جو سعودی عرب کے ویسٹرن ریجن میں مقیم تقریباً 18 لاکھ پاکستانیوں کو قونصلر خدمات فراہم کرتا ہے۔ اتنی بڑی کمیونٹی کو پاسپورٹ، نادرا اور دیگر دستاویزات سے متعلق سہولتیں فراہم کرنا ہمیشہ سے ایک بڑا چیلنج رہا ہے۔ قونصلیٹ کی پرانی عمارت میں پاسپورٹ اور نادرا سروسز کے لیے صبح سویرے ہی طویل قطاریں لگ جاتی تھیں۔ دور دراز علاقوں سے آنے والے پاکستانی بعض اوقات رات کو ہی قونصلیٹ پہنچ جاتے تاکہ صبح سب سے پہلے ٹوکن حاصل کرسکیں۔ یہی درخواست گزاروں کو اپنی باری کے لیے پانچ گھنٹے تک انتظار کرنا پڑتا تھا۔ 16 مارچ کو قونصلیٹ کی نئی عمارت میں منتقلی کے بعد سروسز کی بہتری کے لیے نئے اقدامات کا آغاز ہوا۔ انتظامیہ نے محسوس کیا کہ زیادہ جگہ کی دستیابی کے ساتھ لوگوں کی آمد کو بھی منظم کرنا ضروری ہے۔ مختلف سفارت خانوں کے اپوائنٹمنٹ سسٹم کا جائزہ لینے اور روزانہ کی بنیاد پر درخواستوں کے اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے کے بعد یکم اکتوبر سے نیا اپوائنٹمنٹ سسٹم متعارف کرایا گیا۔ اس نظام کے آغاز کے ایک ماہ بعد اردو نیوز نے قونصل جنرل مصطفیٰ ربانی سے گفتگو کی اور یہ جاننے کی کوشش کی کہ نئے نظام سے رش، انتظار کے وقت اور سروسز کی فراہمی پر کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ قونصل جنرل مصطفیٰ ربانی نے بتایا کہ نئی عمارت میں منتقلی کے بعد سروس ڈیلیوری بہتر بنانے کے لیے تقریباً ایک ماہ تک صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ اس دوران معلوم ہوا کہ صبح کے وقت سب سے زیادہ رش ہوتا ہے اور بعض اوقات ایک ہی وقت میں 700 سے 800 افراد قونصلیٹ پہنچ جاتے ہیں۔ ایک ہفتے کے اعداد و شمار کے مطابق روزانہ اوسطاً 600 سے زیادہ پاسپورٹ پراسیس کیے جارہے تھے، تاہم مختلف دنوں میں ان کی تعداد میں نمایاں فرق تھا۔ بعض دنوں میں 900 پاسپورٹ تک پراسیس ہوئے، جبکہ ایک دن یہ تعداد صرف 257 رہی۔ قونصل جنرل کے مطابق اسی فرق کو کم کرنے اور لوگوں کا انتظار محدود کرنے کے لیے اپوائنٹمنٹ سسٹم متعارف کرانے کا فیصلہ کیا گیا۔ مقصد یہ تھا کہ درخواست گزار مقررہ وقت پر پہنچیں اور کوشش کی جائے کہ قونصلیٹ آنے کے تقریباً 30 منٹ کے اندر ان کا کام مکمل ہوجائے۔ نئے نظام میں درخواست گزار کو اپنی شناخت کے لیے تین بنیادی معلومات فراہم کرنا ہوتی ہیں: نام، شناختی کارڈ نمبر اور موبائل فون نمبر۔ اس کے بعد وہ دستیاب تاریخ اور وقت منتخب کرکے اپوائنٹمنٹ بک کر سکتا ہے۔ اپوائنٹمنٹ کی تصدیق ایس ایم ایس کے ذریعے بھیجی جاتی ہے، جبکہ ای میل فراہم کرنے کا آپشن بھی موجود ہے، تاہم یہ لازمی نہیں۔ بکنگ مکمل ہونے کے بعد درخواست گزار کو ٹریکنگ آئی ڈی بھی فراہم کی جاتی ہے۔ قونصلیٹ کے مطابق اپوائنٹمنٹ حاصل کرنے کے لیے قونصلیٹ جنرل جدہ کی ویب سائٹ، کیو آر کوڈ یا آن لائن پورٹل appointment.parepjeddah.org استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقے سے درخواست گزار گھر بیٹھے اپنی سہولت کے مطابق دستیاب وقت منتخب کر سکتے ہیں۔ قونصل جنرل مصطفیٰ ربانی کے مطابق پاسپورٹ سروسز کے لیے روزانہ اوسطاً 610 اپوائنٹمنٹس مختص کی گئی ہیں، جن میں 25 انتہائی ضروری کیسز کے لیے ہیں۔ نادرا سروسز کے لیے روزانہ 249 اپوائنٹمنٹس کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یکم اکتوبر کو نظام کے آغاز پر انتظامیہ کو توقع تھی کہ پہلے دن تقریباً 100 سے 150 افراد اپوائنٹمنٹ حاصل کریں گے، لیکن پہلے ہی دن حوصلہ افزا نتائج سامنے آئے۔ پاسپورٹ کی 610 اپوائنٹمنٹس میں سے 512 بک ہوئیں، جبکہ نادرا کی 239 اپوائنٹمنٹس میں سے 180 بک کی گئیں۔ قونصل جنرل کے مطابق اب اپوائنٹمنٹس دستیاب گنجائش کے مطابق تقریباً مکمل بک ہو رہی ہیں اور صرف ایک سے دو فیصد افراد مقررہ وقت پر نہیں پہنچتے۔ ایسے افراد کو نو شو کہا جاتا ہے۔ اگر دور دراز علاقے سے آنے والا کوئی شخص مقررہ وقت پر نہ پہنچ سکے تو قونصلیٹ انتظامیہ دستیابی کی صورت میں اسے ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ نئے نظام کے حوالے سے قونصل جنرل کا کہنا تھا کہ کمیونٹی کی جانب سے فیڈ بیک بہت مثبت ہے، خصوصاً دور دراز علاقوں سے آنے والے پاکستانیوں کو سہولت ملی ہے۔ اب لوگ اپنی اپوائنٹمنٹ کے مطابق پہنچتے ہیں، جس سے ایک ہی وقت میں غیر معمولی رش جمع نہیں ہوتا۔ ان کے مطابق قونصلیٹ میں رش کم ہونے کے باوجود پاسپورٹ پراسیسنگ کی تعداد تقریباً پہلے جتنی ہی برقرار ہے، کیونکہ درخواست گزار مختلف اوقات میں پہنچتے ہیں اور عملے پر کام کا دباؤ بہتر انداز میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اپوائنٹمنٹ سسٹم صرف پاسپورٹ اور نادرا سروسز کے لیے ہے، جبکہ دیگر قونصلر خدمات اس سے الگ ہیں۔ قونصلیٹ میں روزانہ اوسطاً 1,600 سے 2,000 افراد کو مختلف خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ اپوائنٹمنٹ سسٹم کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے بھی اقدامات کیے گئے ہیں۔ قونصل جنرل مصطفیٰ ربانی کے مطابق نظام میں مجموعی طور پر 61 سکیورٹی فیچرز شامل ہیں اور اس کی روزانہ نگرانی کی جاتی ہے۔ ان کے مطابق ایک ہی موبائل نمبر سے بار بار اپوائنٹمنٹس حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تو نظام ایسے استعمال کی نشاندہی کرسکتا ہے اور متعلقہ نمبر عارضی طور پر بلاک ہوسکتا ہے۔ موبائل نمبر کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے، کیونکہ صرف ای میل پر انحصار کرنے سے لوگ نئے ای میل اکاؤنٹس بنا کر متعدد اپوائنٹمنٹس حاصل کرسکتے تھے۔ اس کے علاوہ آئی پی ایڈریس کی بھی نگرانی کی جاتی ہے تاکہ نظام کے غلط استعمال کو روکا جاسکے۔ قونصل جنرل کے مطابق اگر دور دراز سے آنے والے کسی شخص کی اپوائنٹمنٹ کا وقت گزر جائے تو انتظامیہ اسے بھی ممکنہ حد تک سہولت فراہم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ تاہم، شہریوں کو چاہیے کہ وہ مقررہ وقت پر پہنچیں تاکہ نظام مؤثر انداز میں کام کرسکے۔ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹ اور نادرا کارڈ کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ پہلے سے معلوم ہوتی ہے، اس لیے شہریوں کو چاہیے کہ آخری وقت کا انتظار کیے بغیر بروقت تجدید کروالیں۔ اگر کسی کو ہنگامی صورت حال میں سفر کرنا ہو تو دیگر ممکنہ آپشنز کے لیے قونصلر افسران سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ قونصلیٹ کی دو ایمرجنسی لائنز بھی موجود ہیں، جن پر پیغام بھیج کر رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ جدہ قونصلیٹ کا نیا اپوائنٹمنٹ سسٹم ان ہزاروں پاکستانیوں کے لیے اہم پیش رفت ہے جو پاسپورٹ اور نادرا خدمات کے حصول کے لیے قونصلیٹ آتے ہیں۔ اس نظام سے طویل قطاروں، غیر یقینی انتظار اور بار بار چکر لگانے کی مشکلات کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ ابتدائی نتائج اور کمیونٹی کے مثبت ردعمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپوائنٹمنٹ سسٹم نے لوگوں کی آمد کو منظم کرنے اور سروسز کی فراہمی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ تاہم، اس کی افادیت برقرار رکھنے کے لیے مسلسل نگرانی، سیکورٹی اور درخواست گزاروں کو بروقت رہنمائی فراہم کرنا ضروری ہوگا۔ قونصلیٹ انتظامیہ کے مطابق اس نظام کا بنیادی مقصد انتظار کا وقت کم کرنا، خدمات کو منظم بنانا اور ویسٹرن ریجن میں مقیم پاکستانی کمیونٹی کے لیے قونصلر سہولتوں تک رسائی آسان بنانا ہے۔ اگر یہ نظام مؤثر انداز میں جاری رہا تو مستقبل میں پاکستانی شہریوں کو مزید بہتر اور سہل خدمات فراہم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔







سنئے نظام سے طویل قطاروں اور گھنٹوں کے انتظار میں کمی آئی، شہری مقررہ وقت پر قونصلر خدمات حاصل کررہے ہیں قونصل جنرل مصطفیٰ ربانی

اپائنٹمنٹ نظام کے غلط استعمال کی روک تھام کے لیے 61 سکیورٹی فیچرز متعارف، موبائل نمبرز اور آئی پی ایڈریسز کی روزانہ بنیادوں پر نگرانی جاری

ریسکیو 1122 آزاد کشمیر کی کارکردگی پر کئی اہم سوالات اٹھنے لگے

وسائل، تربیتی سرگرمیوں اور انتظامی حیثیت کے حوالے سے تشویش پائی جاتی ہے



غیر قانونی طور پر آذربائیجان کے راستے یورپ جانے کی کوشش کرنیوالے افراد FIA کی تحویل میں

مظفر آباد (نامہ نگار) ریسکیو 1122 آزاد کشمیر کی کارکردگی، وسائل کے استعمال اور دیگر متعلقہ اداروں کے کردار کے حوالے سے کئی اہم سوالات جنم لینے لگے۔ ایک طرف ریسکیو 1122 کے اہلکاروں کو اعزازات سے نوازنے کے مطالبات سامنے آرہے ہیں، تو دوسری جانب یہ سوال بھی اٹھایا جارہا ہے کہ محکمہ سول ڈیفنس اور تنظیم شہری دفاع جیسے اہم اداروں کو پس منظر میں دھکیل کر تمام تر توجہ اور وسائل ایک ہی ادارے تک محدود کیوں کر دیے گئے؟ عوامی (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 21)

یوم تاسیس اسلاف کی قربانیوں اور جدوجہد کی یاد دلاتا ہے، قیصر شیراز

24 اکتوبر 1947ء ہماری قومی تاریخ کا اہم سنگِ میل ہے، تحریکِ آزادی کشمیر کے اکابرین کی جدوجہد ناقابل فراموش ہے



اسلام آباد، چیئرمین یوتھ پروگرام رانا مشہود کی زیر نگرانی ایم او یو پر سائن ہو رہے ہیں

میر پور (بیورو رپورٹ) سید علی احمد شاہ میموریل سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری سید قیصر شیراز کاظمی نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر کا یوم تاسیس ہمارے لیے تاریخی اہمیت کا حامل دن ہے، جو تحریک آزادی کشمیر کے اکابرین کی جدوجہد، قربانیوں اور عزم کی یاد دلاتا ہے۔ 24 اکتوبر 1947ء ہماری قومی تاریخ کا اہم سنگ میل ہے، جب آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر کا قیام عمل میں آیا۔ انہوں نے کہا کہ سابق صدر آزاد جموں و کشمیر سید علی احمد شاہ مرحوم کی ریاستی و قومی خدمات تاریخ کا اہم حصہ ہیں اور تحریک آزادی (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 22)

سلنڈر مافیا کے خلاف کارروائی شہر میں متعدد دکانیں سیل

شہریوں کا زبردست خیر مقدم، ایسے عناصر کو معاف نہ کیا جائے، شہری

مظفر آباد (نمائندہ خصوصی) کمشنر مظفر آباد ڈویژن اور ڈپٹی کمشنر مظفر آباد عاصم خالد اعوان کی ہدایت پر ضلعی انتظامیہ مظفر آباد کی بڑی کارروائی، گیس سلنڈر تاجروں کے خلاف ایکشن گیس مہنگے داموں فروخت کرنے پر شہر میں متعدد دوکانیں سیل بھی تاجر دھر لئے شہریوں کا زبردست خیر مقدم تفصیلات کے مطابق عوامی شکایات اور سوشل میڈیا پر گیس ڈیلر کے خلاف کارروائی۔ ڈپٹی کمشنر مظفر آباد کا نوٹس اسسٹنٹ کمشنر مظفر آباد حماد بشیر اور اسسٹنٹ کمشنر رورل عامر اعجاز عباسی کی کارروائی متحدہ گرفتار دوکانیں سیل کرتے ہوئے ہدایت کی کہ وہ پرائس کنٹرول کمیٹی کی جانب سے جاری کردہ ریٹ لسٹ کے مطابق فروخت یقینی بنائیں ورنہ ایسے عناصر کو کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا۔

دھوڑکوٹ: سیرت النبی کمیٹی کے تحت اہل بیت کانفرنس 30 اکتوبر کو ہوگی

کانفرنس سے ممتاز علمائے کرام مولانا انس اعظم طارق، مولانا عبدالقدوس قدوسی و دیگر خطاب کرینگے

اوچ شریف (قاری سمیع اللہ فاروقی) سیرت النبی کمیٹی دھوڑکوٹ کے زیر اہتمام سالانہ عظیم الشان سیرت النبی و عظمت صحابہ و اہل بیت کانفرنس 30 اکتوبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب بستی جام جھوک والی دھوڑکوٹ میں منعقد ہوگی۔ کانفرنس سے ممتاز علمائے کرام مولانا انس اعظم طارق، مولانا عبدالقدوس قدوسی، مولانا صدیق رحمانی اور مولانا جلیل احمد عباسی خصوصی خطابات کریں گے، جبکہ معروف نعت خواں حضرات حافظ منیر احمد، مدثر انجم تونسوی، حافظ عتیق الرحمن گکڑ اور حافظ محمد احمد صدیقی بارگاہ رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کریں گے۔ مایہ ناز قاری حضرت قاری محمد اکرم صابر کلام اللہ شریف کی تلاوت سے سامعین کے دلوں کو منور کریں گے

ایمرجنسی ہسپتال امبور میں آپریشن کے نام پر مریضوں سے بھاری رقوم طلب

مریض ارسلان کی تحریری درخواست نے سرکاری ہسپتال میں علاج معالجے کے نظام پر سنجیدہ سوالات اٹھا دیئے

وزیراعظم، وزیر صحت اور سیکرٹری صحت عامہ فوری نوٹس لیکر ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کریں! عوامی حلقے

مظفر آباد (نامہ نگار) ایمرجنسی ہسپتال امبور میں آپریشن کے نام پر مریضوں سے مبینہ طور پر بھاری رقوم طلب کرنے، ایزی پیسہ کے ذریعے رقم وصول کرنے اور علاج کے لیے اضافی ادائیگیوں کی سنگین شکایات سامنے آگئیں۔ مریض ارسلان کی تحریری درخواست میں اٹھائے گئے سوالات نے سرکاری ہسپتال میں علاج معالجے کے نظام پر سنجیدہ سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ وزیراعظم آزاد کشمیر، وزیر صحت اور سیکرٹری صحت عا (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 24)



ڈیرہ غازیخان، ضلعی میں مختلف مقامات پر پیشہ ور بھکاریوں کیخلاف کارروائیاں کی جارہی ہیں

مشتاق تنظیم جرال راجپوت کے نائب صدر، عمر تقویم سیکرٹری نشر و اشاعت مقرر

دونوں عہدیداران کو نئی ذمہ داریاں سنبھالنے پر مبارکباد، تنظیم کے منشور اور مقاصد کو آگے بڑھانے پر زور

مسائل باہمی مشاورت اتحاد کے ذریعے حل کرنے کے لیے تمام ممکنہ اقدامات کیے جائیں گے، نومنتخب باڈی

میر پور (پ ر) تنظیم جرال راجپوت میر پور کی نومنتخب باڈی کا اہم اجلاس گزشتہ روز زیر صدارت صدر تنظیم جرال راجپوت میر پور خانباز جرال منعقد ہوا۔ اجلاس میں تنظیم کے تنظیمی امور، آئندہ کے لائحہ عمل اور برادری کی فلاح و بہبود کے حوالے سے تفصیلی غور وخوض کیا گیا۔ اجلاس میں تنظیم جرال راجپوت کے چیف آرگنائزر اعجاز جرال، سینئر نائب صدر محمد نذیر جرال، جنرل سیکرٹری محمد طارق جرال، سیکرٹری مالیات محمد اشرف جرال (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 25)



ملتان، سی پی او اختر فاروق اپنے آفس میں کھلی کچہری کے دوران شہریوں کے مسائل سن رہے ہیں

sports سپورٹس



راولپنڈی، سری لنکا اور انگلینڈ کی ٹیموں کے درمیان میچ سے قبل ٹاس کیا جارہا ہے

ایشین پیرا گیمز، حیدر علی نے سلور میڈل جیت لیا

حیدر علی نے 57 اعشاریہ 20 میٹر کی تھرو کرکے سلور میڈل اپنے نام کیا

ٹوکیو (پینانیوز) پاکستان کے ٹاپ پیرا ایتھلیٹ حیدر علی نے جاپان میں جاری ایشین پیرا گیمز میں پاکستان کیلئے سلور میڈل جیت کر اپنے کیریئر میں ایک اور تمغے کا اضافہ کرلیا۔ جاپان میں جاری ایشین پیرا گیمز میں پاکستان کے نامور پیرا ایتھلیٹ حیدر علی نے ڈسکس تھرو کے مقابلوں میں چاندی کا تمغہ جیتا۔ حیدر علی نے 57 اعشاریہ 20 میٹر کی تھرو کرکے سلور میڈل (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 28)

مظفر آباد میں ایل پی جی من مانے نرخوں پر فروخت نے عوام کی چیخیں نکال دیں

تین وکلا آج ہائیکورٹ، مظفر آباد میں رٹ پٹیشن دائر کریں گے

مظفر آباد (نامہ نگار) آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد میں ایل پی جی گیس سلنڈرز کی مبینہ من مانے نرخوں پر فروخت نے عوام کی چیخیں نکال دیں۔ اوگرا کے مقررہ نرخوں سے دگنی سے بھی زائد قیمتوں پر گیس سلنڈرز کی فروخت کے خلاف قانونی محاذ کھولنے کا فیصلہ کرلیا گیا۔ ایڈووکیٹ امان شفیق اعوان سمیت تین وکلاء آج آزاد جموں و کشمیر ہائی کورٹ، مظفر آباد میں حکومت آزاد کشمیر اور متعلقہ اداروں کے خلاف رٹ پٹیشن دائر کریں گے۔ شہریوں کے لیے کھانا پکانا بھی مہنگا اور دشوار بنا دیا گیا ہے، جبکہ متعلقہ محکموں کی نگرانی، نرخوں پر عمل درآمد اور مبینہ ناجائز منافع خوری کی روک تھام کے حوالے سے سنجیدہ سوالات اٹھ رہے ہیں۔ اگر اوگرا کے مقرر کردہ نرخوں (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 23)

سلطان جوہر جونیئر ہاکی، پاکستان کو ملائیشیا سے شکست

میزبان ٹیم نے پاکستان کو سنسنی خیز مقابلے کے بعد 3-2 سے ہرا دیا

جوہر بارو (پینانیوز) سلطان آف جوہر جونیئر ہاکی ٹورنامنٹ میں میزبان ملائیشیا نے سنسنی خیز مقابلے کے بعد پاکستان کو دو کے مقابلے میں تین گول سے شکست دے دی۔ پاکستانی ٹیم 54 ویں منٹ تک دو ایک کی برتری حاصل کرنے کے باوجود آخری چھ منٹ میں دو گول کھا کر میچ ہار گئی۔ ملائیشیا کے شہر جوہر بارو میں کھیلے گئے میچ کے پہلے کوارٹر میں (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 27)



اسلام آباد، بل جین کنگ کپ کے دوسرے روز میچ میں کھلاڑی مصافحہ کررہی ہیں

پولو میچ میں کھلاڑی بڑے حادثے سے بچ گئے

میچ کے دوران اچانک ایک چیل گھوڑوں سے ٹکرا گئی، دونوں محفوظ رہے

لاہور (پینانیوز) لاہور میں ہونے والے پولو ان پنک ٹورنامنٹ کے میچ کے دوران کھلاڑی اور گھوڑے بڑے حادثے سے بچ گئے۔ لاہور کے ایک پولو گراؤنڈ میں ہونے والے میچ کے دوران اچانک ایک چیل گھوڑوں سے ٹکرا گئی تاہم خوش قسمتی سے نہ گھوڑے لڑکھڑائے نہ کھلاڑی گرے۔ اس پرخطر صورت حال میں دونوں کھلاڑیوں فاروق امین صوفی اور امین رحمن نے اپنا توازن برقرار رکھا۔ میچ کے دوران گھوڑوں سے چیل کے ٹکرانے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر (باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 26)



لاہور، پولو کلب کے زیر اہتمام سمارٹ سٹی پولو ان پنک ٹورنامنٹ کے چوتھے روز کے میچ کا منظر

وطن اور وطن سے دور بسنے والوں کی حقیقی اور مؤثر آواز
www.dailywatanvoice.com
Email:watanvoicedigital@gmail.com Cell: +92317-5526830
روزنامہ وطن وائس Daily WATAN VOICE Digital
چیف ایڈیٹر: چوہدری معروف حسین

ضرورت نمائندگان

روزنامہ "وطن وائس ڈیجیٹل" کی صحافتی ٹیم کو مزید مضبوط اور مؤثر بنانے کے لیے برطانیہ، یورپ، مڈل ایسٹ، پاکستان اور آزاد جموں و کشمیر کے تمام بڑے اور چھوٹے شہروں سے متحرک اور باصلاحیت نوجوان صحافی نمائندگان درکار ہیں۔

اگر آپ صحافت سے دلچسپی رکھتے ہیں، اپنے علاقے کے مسائل، عوامی سرگرمیوں اور اہم واقعات کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر اجاگر کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں تو یہ آپ کے لیے ایک بہترین موقع ہے۔

مطلوبہ خصوصیات:
- مقامی حالات اور عوامی مسائل سے آگاہی
- خبر نویسی اور رپورٹنگ میں دلچسپی
- سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل ذرائع کے استعمال کی بنیادی مہارت
- ذمہ داری، دیانت داری اور پیشہ ورانہ رویہ

خواہشمند افراد اپنی مختصر معلومات، تصویر اور رابطہ تفصیلات کے ساتھ درخواست ارسال کریں

روزنامہ وطن وائس

نوٹ: نمائندگی صرف اعزازی بنیاد پر ہوگی

رابطہ نمبر: +92 317 5526830